WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
20 ستمبر 2026
SUNDAY
20 SEPTEMBER - 2026

صفحہ 08 فٹنس مسائل کے سبب شبھمن کو بہترین ٹیم نہ مل پانا بدقسمتی

صفحہ 08 دراوڑ اور سہواگ کی بدولت انڈیا انڈر۔19 ٹیم نے آسٹریلیا کو ہرادیا

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 232 | جلد: 16

روزگار میلہ: وزیر اعظم کے ہاتھوں 51 ہزار سے زائد نوجوانوں میں تقرری نامے تقسیم

بھارت سال 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کی جانب گامزن

مختلف ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے نوجوانوں کیلئے کیریئر اور روزگار کے نئے مواقع

نومنتخب سرکاری ملازمین ترقی یافتہ اور خودکفیل بھارت کی مہم کو مضبوط کرنے پر توجہ دیں/وزیر اعظم مودی

سرینگر// 19 ستمبر // این این پی // بھارت سال 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کے ایک اہم ہدف کی جانب آگے بڑھ رہا ہے اور اس سفر میں نوجوانوں کا کردار انتہائی اہم ہے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے نومنتخب سرکاری ملازمین سے کہا کہ سرکاری خدمات انجام دیتے ہوئے انہیں ایسے فیصلوں پر توجہ دینی چاہیے جو ترقی یافتہ اور خودکفیل بھارت کی مہم کو مسلسل مضبوط کریں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ بھارت کی جانب سے مختلف ممالک کے ساتھ کیے گئے آزاد تجارتی معاہدے ملک کے نوجوانوں کے لیے کیریئر اور روزگار کے نئے مواقع

کے دروازے کھول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان معاہدوں کے ذریعے بھارتی کاروباری افراد کے لیے نئی شراکت داریوں اور عالمی منڈیوں تک رسائی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں، جس سے نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے راستے ہموار ہوں گے۔ سینچر وار کو روزگار میلہ سے/ 102

سنجیواں جموں دہشت گرد حملہ سازش کیس

این آئی اے عدالت نے تین ملزمان کی ضمانت مسترد کردی

سرینگر// 19 ستمبر // این این پی // جموں کے سنجیواں میں سال 2022 کے دہشت گرد حملہ سازش کیس میں ایک اہم پیش رفت کے تحت خصوصی این آئی اے عدالت نے تین ملزمان کی مشترکہ ضمانت درخواست مسترد کردی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ اس مرحلے پر ریکارڈ پر موجود مواد اتنا کافی ہے کہ ملزمان کے خلاف عائد الزامات کو بادی النظر میں درست تصور کیا جاسکے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کے خصوصی جج پریم ساگر نے شفیق احمد شیخ/ 101

جموں شہر میں ہائی الرٹ اور چوکس نگرانی کو برقرار رکھنے کی پہل

آئی جی پی جموں کا روڈ مارچ، سیکورٹی انتظامات کا جائزہ

شہر کے مختلف علاقوں میں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے فوری نمٹنے پر زور

سرینگر// 19 ستمبر // این این پی // جموں شہر کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی انتظامات کا جائزہ اور پولیس کی موجودگی کو مزید مستحکم کرنے کی پہل کے تحت جموں زون کے انسپکٹر جنرل آف پولیس تیجندر سنگھ نے شہر میں روڈ مارچ کی قیادت کی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق جموں زون کے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی پی) تیجندر سنگھ نے جمعہ کی شام جموں شہر میں روڈ مارچ کی قیادت کرتے ہوئے مختلف علاقوں میں سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لیا اور پولیس کی موجودگی کو مزید مستحکم کرنے پر زور دیا۔ پولیس کے مطابق روڈ مارچ کا مقصد شہر میں چوکس نگرانی برقرار رکھنے، عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے اور کسی بھی ممکنہ صورتحال سے فوری اور مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے پولیس کی تیاریوں کا جائزہ لینا تھا۔ آئی جی پی جموں زون نے سینئر پولیس افسران کے ہمراہ شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ روڈ مارچ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، جموں۔سانبہ۔کٹھوعہ رینج شری دھر پاٹل اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جموں جوگندر سنگھ سمیت دیگر افسران بھی موجود تھے۔ پولیس ترجمان کے/ 103

ماتا للیشوری ثقافتی وورثہ مرکز کا سنگ بنیاد، 4.5 کروڑ روپے مختص

مرکز ماتا للیشوری کی تعلیمات، روحانی ورثے اور ثقافتی ہم آہنگی کے فروغ کا ذریعہ بنے گا: لیفٹیننٹ گورنر

جموں // سی این ایس // جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کے روز ماتا بھدرکالی استھاپن، تھلوال جموں میں ماتا للیشوری ثقافتی و ورثہ مرکز کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس منصوبے کو کیپیکس بجٹ کے تحت منظوری دی گئی ہے اور اس کے لیے 4.5 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ یہ مرکز یوگنی للیشوری کی لازوال تعلیمات اور روحانی ورثے کے تحفظ اور فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر قدیم زمانے سے ہی رشیوں، سنتوں اور حق کے متلاشیوں کی سرزمین رہا ہے اور ماتا للیشوری مرکز خطے کی تہذیبی اور روحانی شناخت کو نئی نسل تک منتقل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ منوج سنہا نے کہا کہ یہ مرکز صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ثقافتی تحفظ کے لیے ایک ادارہ جاتی بنیاد ہوگا، جہاں نمائشوں، ترجمے کے منصوبوں، محفوظ دستاویزات اور کشمیر شیوازم کے مطالعے کے لیے وظائف کا اہتمام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ماتا للیشوری کی تعلیمات سماجی تفریق/ 104

قاضی گنڈ میں ٹرک کی زد میں آکر ٹریفک پولیس اہلکار جاں بحق

قاضی گنڈ // سی این ایس // کولگام کے قاضی گنڈ علاقے میں ہفتہ کی صبح ایک ٹرک کی زد میں آکر ٹریفک پولیس کا ایک ہیڈ کانسٹیبل جاں بحق ہوگیا۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ ٹریفک پولیس اہلکار کو شاہپورہ پل کے قریب ٹرک زیر نمبر 9011-JK03Q نے ٹکر ماردی۔ انہوں نے کہا کہ تیز رفتار ٹرک ڈرائیور کے قابو سے باہر ہوگیا، جس کے نتیجے میں اہلکار شدید زخمی ہوگیا اور بعد میں موقع پر ہی دم توڑ بیٹھا۔ متوفی اہلکار کی شناخت مشتاق احمد ولد عبدالصابر بٹ ساکن کلپورہ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات شروع کردی ہے۔

جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کا 10 روزہ خزاں اجلاس: تیاریاں آخری مرحلے میں

63 نجی ارکان کی قراردادیں مسترد یا نامنظور، اسمبلی میں صرف 7 پر ہوگی بحث

نیشنل کانفرنس کی 3، بی جے پی اور کانگریس کی 2، 2 قراردادیں منظور فہرست

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // 21 ستمبر سے 10 روزہ جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے خزاں اجلاس کیلئے تیاریاں زوروں پر ہے۔ اجلاس کے دوران 63 نجی ارکان کی قراردادیں مسترد یا نامنظور کی گئی ہے جبکہ اسمبلی میں صرف 7 پر بحث ہوگی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق جموں و کشمیر اسمبلی کے 21 ستمبر سے شروع ہونے والے خزاں اجلاس سے قبل نجی ارکان کی قراردادوں کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لیے ارکان کی جانب سے پیش کی گئی تقریباً 63 نجی ارکان کی قراردادیں یا تو نامنظور کردی گئیں یا قرعہ اندازی کے مرحلے میں فہرست میں شامل نہیں ہوسکیں، جبکہ صرف سات قراردادوں کو ایوان میں بحث کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ سرینگر میں اسمبلی سیکریٹریٹ میں جمعہ کو ہونے والی قرعہ اندازی کے دوران منتخب کی گئی سات قراردادوں میں حکمران نیشنل کانفرنس کے ارکان کی تین قراردادیں جبکہ بی جے پی اور کانگریس کی دو، دو قراردادیں شامل ہیں۔ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی)، دیگر چھوٹی جماعتوں/ 105

پہلگام پھر سے جگمگا رہا ہے، سیاحت کو فروغ دینا ہوگا

جموں وکشمیر کیلئے سیاحت انتہائی اہم شعبہ

خطے میں زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے کیلئے مسلسل کوششیں جاری رہنی چاہئیں/ڈاکٹر فاروق

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // پہلگام ایک بار پھر رونق کی طرف لوٹ رہا ہے اور جموں وکشمیر میں سیاحت کے شعبے کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر اور ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لیے سیاحت انتہائی اہم شعبہ ہے اور جتنی زیادہ سیاحت کو

فروغ دیا جائے گا، اتنا ہی مقامی لوگوں کو معاشی فائدہ حاصل ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ خطے میں زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے مسلسل کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے/ 107

اسمبلی رکھنے والی کسی یونین ٹیریٹری میں صدر راج نافذ ہوا تو

یوٹی کے لیفٹیننٹ گورنر کونسل کے اجلاس میں شریک ہوں گے

مرکزی حکومت نے بین الریاستی کونسل کے قواعد میں ترمیم کردی

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // مرکزی حکومت نے بین الریاستی کونسل کے قواعد میں ترمیم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ صدر راج کے نافذ کی صورت میں یوٹیز کے لیفٹنٹ گورنر کونسل کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق مرکزی حکومت نے بین الریاستی کونسل سے متعلق قواعد میں ترمیم کرتے ہوئے یہ گنجائش پیدا کردی ہے کہ صدر راج نافذ ہونے کی صورت میں اسمبلی رکھنے والی متعلقہ یونین ٹیریٹریز کے لیفٹنٹ گورنر کونسل کے اجلاسوں میں شرکت کرسکیں گے۔ ترمیم کے دائرے میں جموں وکشمیر، پڈوچیری اور قومی دارالحکومت خطہ دہلی شامل ہیں۔ وزارت داخلہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان آئینی و وفاقی معاملات اور بین الریاستی کونسل سے متعلق امور کی ذمہ دار ہے۔ یہ ترمیم صدر دروپدی مرمو کی جانب سے/ 106

جموں وکشمیر اسمبلی کا خزاں اجلاس، حزب اختلاف حکومت کو گھیرنے کیلئے تیار

بی جے پی اور کانگریس قانون سازوں کا پارٹی اجلاس آج ہوگا

حکومت کو عوام سے کیے گئے وعدوں پر جوابدہ بنانے کیلئے حکمت عملی طے ہوگی

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے آئندہ خزاں اجلاس سے قبل بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور کانگریس نے اتوار کو اپنے لیجسلیچر پارٹی اجلاس طلب کیے ہیں، جن میں اسمبلی کے اندر اٹھائے جانے والے اہم مسائل اور اجلاس سے متعلق حکمت عملی پر غور کیا جائے گا۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق دس روزہ جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کا خزاں اجلاس سوموار سے شروع ہو رہا ہے اور اس اجلاس کے دوران حکومت کو گھیرنے کیلئے حزب اختلاف کی پارٹیاں تیار ہے۔ کانگریس اور بی جے پی قانون سازوں کا پارٹی اجلاس آج یعنی اتوار کو ہوگا۔ بی جے پی کے لیجسلیچر پارٹی اجلاس کی صدارت قائد حزب اختلاف سنیل کمار شرما اتوار کی شام کریں گے۔ اجلاس میں پارٹی ارکان اسمبلی کے ساتھ آئندہ اسمبلی اجلاس کے دوران حکومت سے مختلف معاملات پر جواب طلب کرنے اور عوامی مسائل کو ایوان میں اٹھانے سے متعلق حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ سنیل شرما نے کہا کہ/ 108

پونچھ میں زیورات کی دکان پر پولیس کا چھاپہ، اے کے 47 کے پانچ کارتوس اور پاکستانی کرنسی برآمد

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // جموں کشمیر پولیس کی ٹیم نے پونچھ میں زیورات کی دکان پر چھاپہ مارکرا کے 47 کے پانچ کارتوس اور پاکستانی کرنسی برآمد کرلی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق جموں کے پونچھ ضلع میں پولیس نے ایک زیورات کی دکان پر تلاشی کارروائی کے دوران اے کے 47 رائفل کے پانچ کارتوس، پاکستانی کرنسی، پاکستانی پوسٹرس اور/ 109

صرف آٹھ ماہ میں 100 سے زائد نئے عالمی مراکز

بھارت گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کا بڑا مرکز بن گیا

مصنوعی ذہانت، تحقیق اور جدید ٹیکنالوجی بھارت میں عالمی کمپنیوں کی توجہ کا مرکز

نئی دہلی // سی این ایس // بھارت نے 2026 کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران 100 سے زائد نئے گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز قائم کرنے یا اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، جس سے عالمی کمپنیوں کے لیے ٹیکنالوجی، تحقیق، مصنوعی ذہانت اور اعلیٰ مہارت پر مبنی کام کے مرکز کے طور پر ملک کی بڑھتی ہوئی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ رواں سال کی پہلی ششماہی میں ہی 95 سے زیادہ نئے مراکز اور توسیعی منصوبے ریکارڈ کیے گئے۔ گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز بڑی بین الاقوامی کمپنیوں کے خصوصی مراکز ہوتے ہیں جہاں ٹیکنالوجی، تحقیق و ترقی، اعداد و شمار کے تجزیے، انجینئرنگ، مالیات اور مصنوعی ذہانت سمیت مختلف شعبوں میں اعلیٰ سطح کا کام انجام دیا جاتا ہے۔ بھارت میں یہ مراکز اب روایتی خدماتی ماڈل سے آگے بڑھ کر عالمی کمپنیوں کے لیے جدت، تحقیق اور اعلیٰ قدر والے کام کے مراکز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ ملک میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کا شعبہ پہلے ہی ایک بڑی صنعت کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ مالی سال 2026 کے اختتام تک بھارت میں تقریباً 2,117 گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز موجود تھے، جن میں تقریباً 23.6 لاکھ افراد کام کررہے تھے جبکہ اس شعبے کی مجموعی آمدنی تقریباً 98.4 ارب ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ مصنوعی ذہانت اس شعبے کی توسیع میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ حالیہ برسوں میں قائم ہونے والے تقریباً نصف گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز میں ابتدا ہی سے مصنوعی ذہانت کو بنیادی ترجیح حاصل رہی ہے۔ عالمی کمپنیاں بھارت کی انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی صلاحیتوں سے تحقیق، مصنوعات کی تیاری اور جدید ڈیجیٹل نظاموں کی تیاری کے لیے استفادہ کررہی ہیں۔ بنگلورو، حیدرآباد، پونے اور قومی دارالحکومت خطہ اس توسیع کے اہم مراکز میں شامل ہیں، جبکہ نئی سرمایہ کاری دیگر بھارتی شہروں تک بھی پھیل رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کی مسلسل بڑھتی تعداد اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بھارت عالمی کمپنیوں کے لیے محض کم لاگت خدمات فراہم کرنے والا ملک نہیں رہا بلکہ ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، تحقیق اور عالمی کاروباری جدت کے اہم مراکز میں تبدیل ہو رہا ہے۔ عالمی کمپنیاں بھارت کی انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی صلاحیتوں سے تحقیق، مصنوعات کی تیاری اور جدید ڈیجیٹل نظاموں کی تیاری کے لیے استفادہ کررہی ہیں۔ بنگلورو، حیدرآباد، پونے اور قومی دارالحکومت خطہ اس توسیع کے اہم مراکز میں شامل ہیں، جبکہ نئی سرمایہ کاری دیگر بھارتی شہروں تک/ 111

بھارت تیزی سے ترقی اور تبدیلی کی جانب گامزن

نوجوان نسل کا ملک کی اس تبدیلی کے دور میں اہم کردار

20 سال میں ہندوستان کی جی ڈی پی 38 ٹریلین ڈالر تک پہنچ جائے گی/اجیت ڈوول

سرینگر // 19 ستمبر // این این پی // بھارت تیزی سے ترقی اور تبدیلی کی جانب گامزن ہے اور ملک ایک شاندار مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے کی بات کرتے ہوئے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوول نے کہا کہ نوجوان نسل ملک کی اس تبدیلی کے دور میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) موجودہ تقریباً 4.015 ٹریلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر آئندہ 20 برسوں میں 38 ٹریلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ نیشنل

نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) روڑکی کی کانووکیشن تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوول نے طلبہ سے کہا کہ وہ ایسے دور میں تعلیم حاصل کررہے ہیں جہاں ہندوستان میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور ان کے مستقبل کے لیے بے پناہ امکانات موجود ہیں۔ قومی سلامتی مشیر نے کہا کہ ہندوستان تیزی سے ترقی اور تبدیلی کی جانب گامزن ہے اور ملک ایک شاندار مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل ملک کی اس تبدیلی کے دور میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اجیت ڈوول نے کہا کہ وزیر اعظم نے/ 110

The Urdu Daily
WATTAN
سرینگر
وطن

بادلوں میں لپٹا ہوا نانگا پربت

تحریر۔۔۔۔
حارث بٹ

ایک لمبے عرصے سے میرا یہی معاملہ رہا ہے کہ جب جب مجھ سے کسی نے مشورہ مانگا کہ تارڑ صاحب کو کہاں سے پڑھنا شروع کیا جائے تو میرا جواب ''نکلے تری تلاش میں'' ہی ہوتا تھا۔اس کتاب کے بعد اگر مزید مشورہ مانگا جاتا تو میں نے ہمیشہ ''خانہ بدوش'' کو ووٹ دیا۔

اس کتاب کے بعد میں نے سب کو یہی کہا کہ اب جو مرضی پڑھو، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پہلے پہل سمجھ نہ آتی تھی کہ تارڑ صاحب کے یہی دو سفرنامے میرے پسندیدہ کیوں ہیں مگر اب اس کا جواب شاید میرے پاس ہے۔تارڑ صاحب کے صرف یہی وہ دو سفرنامے ہیں جس میں وہ ہمیں ایک ٹریولر کے طور پر نظر آتے ہیں جب کہ باقی جگہ وہ ٹورسٹ معلوم پڑتے ہیں۔''اندلس میں اجنبی'' میں بھی وہ ٹریولر ہی ہیں مگر اس سفرنامے کی نوعیت کچھ اور ہے۔

اس لیے اس کا ذکر یہاں نہیں کر رہا۔ جتنے منہ اتنے ٹریولر اور ٹورسٹ میں فرق مگر شاید ان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ٹورسٹ دنیا کے مصائب سے، دنیا سے دور بھاگنا چاہتا ہے، زندگی کے مسائل کو کچھ دیر کے لیے بھول کر ایک پرسکون جگہ پر جانا چاہتا ہے جب کہ ایک ٹریولر گھر سے نکل جانے کے بعد اپنے سفر کے ایک ایک پل کو جینا چاہتا ہے۔ وہ گاڑیوں، بسوں، ریل گاڑیوں پر دھکے کھاتا ہے، ان سے لطف اندوز ہوتا ہے اور بھری گاڑی میں جو اسے تنہائی میسر آتی ہے سب سے زیادہ وہ اُس سے جی بہلاتا ہے۔

اگر چہ کہ میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ پیرس میں بیٹھ کر رونا چیچہ وطنی میں بیٹھ کر رونے سے کم ازکم ایک ہزار گنا بہتر ہے مگر میری بات کو ردمت کیجیے کہ لوکل گاڑیوں میں عوام الناس کے ساتھ سفر کرنے کا بھی ایک اپنا ہی لطف ہے۔ کسی بھی تخلیقی کام کے لیے تنہائی اولین شرط ہے اور لوکل ٹرانسپورٹ سے زیادہ آپ کو تنہائی اور کہاں میسر آسکے گی۔

آپ کو کوئی نہیں جانتا ہوتا، اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہو سکتی ہے؟ آپ آزاد ہوتے ہیں کچھ بھی سوچنے کے لیے۔ایسے میں اگر آپ شام کے وقت ایک صاف ستھری بس پر سفر کر رہے ہوں جو اپنی مکمل رفتار سے جا رہی ہے، سورج ڈوب رہا ہو اور مدہم سی آواز سے آپ کے کانوں میں نصرت کی آواز رس ٹپکا رہی ہو تو مجھے آپ ہی ایمان داری سے بتائیں کہ ذہن میں نئے نئے تخلیقی خیالات کیوں کر نہ آئیں گے۔آزادی سے ایک بات یاد آئی، ٹھہریں ذرا ہمیں بریک پر پاؤں رکھیں اور بس کو آگے جانے دیں ورنہ میں نے پھر وہ آزادی والی بات بھول جانی ہے۔

کیا کروں پچھلی عمر کے یہی تو مسائل ہیں کہ اب میں باتیں بھولنے لگا ہوں۔ ہاں تو آزادی سے یاد آیا کہ میں اس بار استور میں اکیلا تھا، کوئی یار دوست کوئی نہ تھا اور نہ ہی میں کسی ٹور کمپنی کے ساتھ تھا۔ حالاں کہ میں گلگت بلتستان میں پہلی بار جا رہا تھا مگر پھر بھی خوش تھا، مطمئن تھا، ڈرا بالکل نہیں کیوں کہ میں اپنے ہی ملک میں تھا، آزاد تھا۔

یہاں تک کہ میں نانگا پربت بیس کیمپ **2** پر بھی اکیلا تھا مگر مطمئن تھا۔ مجھے اس وقت تارڑ صاحب کی بات سمجھ میں آئی کہ آزادی کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ آپ کے پاؤں کے نیچے آنے والے کنکر بھی آپ کو پہچانتے ہیں۔آپ تنہائی میں بھی گھبراتے نہیں کیوں کہ آپ آزاد ہوتے ہیں۔ میں آزاد تھا، ایک آزاد ملک میں تھا، اس لیے نانگا پربت بیس کیمپ **2** پر تنہا ہونے کے باوجود بھی میں خوش تھا کیوں کہ یہ نانگا پربت مجھے پہچانتا تھا، اس کی برفوں کو اگر چہ میں پہلی بار دیکھ رہا تھا مگر برف کے ایک ایک ذرے پر فقط ایک ہی لفظ لکھا تھا، پاکستان۔

چلیں واپس اپنی بس میں چلتے ہیں، بلکہ بس پر چڑھنے سے پہلے مجھے یہ جاننا ہے کہ یہ ہمارے اردو ادب والوں نے سفرنامہ کو کس خوشی میں ادب سے باہر نکالا ہوا ہے۔آج تو میں پورے احتجاج کے موڈ میں ہوں۔آپ کے خیال میں کیا سفرنامہ لکھنا آسان ہے؟ نہ تو ہم منشی ہیں کہ سیدھے سیدھے پورے دن کے معاملات لکھ دیں۔ ایک اچھا سفرنامہ لکھنے کے لیے ہمیں بہت کچھ پڑھنا پڑھتا ہے۔

سفرنامہ میں نئی نئی جدتیں ڈالنے کے لیے ہمیں افسانے، ناول، شاعری، خاکے الغرض نہ جانے کیا کچھ نہیں پڑھنا پڑتا مگر ہمارے اردو دان سفرنامہ نگاروں کو مکھن میں سے بال کی طرح باہر نکال کرتے ہیں۔اچھا بھائی آپ نہ تسلیم کریں کہ سفرنامہ بھی اردو ادب کا حصہ ہے مگر اس سے ہمارے حوصلوں میں نہ تو کمی آئے گی اور نہ ہی پرواز میں کوتاہی آئے گی۔ہم اپنے سفرناموں کو بلھے شاہ کی شاعری کا ہلکی آنچ پر تڑکا بھی لگائیں گے، اس کو افسانوی رنگ بھی دیں گے اور اسے ناول کی طرح نئے نئے کرداروں سے خوب کھینچ کر بھی رکھیں گے۔ نہ مانیں آپ ہمارے سفرنامے کو ادب کا حصہ۔

کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ایک سیدھا سیدھا لکھا ہوا سفرنامہ اپنی دل چسپی کھو دیتا ہے جب تک کہ اس میں ہلکے پھلکے مزاح کا تڑکا نہ ہو۔ سفرنامہ بنیادی طور پر آپ کے جذبات سے، احساسات سے، تجربے سے اور مشاہدے سے بنتا ہے۔ ہاں اگر ساتھ میں تھوڑی سی سفری معلومات بھی ہوں تو سفرنامے کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔اب ہم کوئی ابن بطوطہ تو ہیں نہیں کہ سیدھا سیدھا لکھنا شروع کریں اور بات کو ختم کر دیں۔ وہ ابن بطوطہ تھا، میں حارث بٹ ہوں۔ میں نے بھٹک کر ادھر اُدھر بھی ہو جانا ہے اور سفرنامے میں اپنی کچھ کھٹی میٹھی ٹکیاں ٹافیاں بھی بیچنی ہیں اور اپنے کچھ خواہ مخواہ کے فلسفے بھی تو ڈالنے ہیں۔

نہ جانے کیا معاملہ ہے کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ اس سفرنامے کا آغاز کیسے کروں اور کہاں سے کروں۔ ذہن میں فقط ایک ہی منظر گھوم رہا ہے کہ میں استور جانے والی ایک بس میں سوار ہوں اور گاڑی فراٹے بھرتے ہوئے جا رہی ہے۔اگر چہ کہ میں پہلے بھی تقریباً بنار کے چالیس گھنٹوں کا ایک ٹور کر چکا ہوں جس میں، میں صادق ا**?** باد تک گیا تھا۔ جانے کا سفر تو ٹھیک تھا مگر واپسی پر مختلف شہروں میں جانے کی وجہ سے مجھے گاڑیاں بدلنی پڑی تھیں مگر وہ سفر بہت آرام دہ تھا اور گاڑیاں بھی اچھی تھیں۔

استور جانے والی گاڑیوں اور استور روڈ کے تو پھر کیا ہی کہنے۔ پنڈی سے جو گاڑی استور کے لیے پکڑی تھی، برائے نام ہی گاڑی یا بس تھی۔ کرایہ تو **3200** روپے تھا اور سہولیات بھی کرائے کے مطابق ہی تھیں۔اے سی کو تو چھوڑیں، حالات یہ تھے کہ جو شیشے بند تھے وہ کھلتے نہ تھے اور جو کھلے تھے، وہ بند نہ ہوتے تھے۔ نیلے رنگ کی میری اس بس نے، استور پہنچتے پہنچتے میری بس کروا دی تھی۔ پنڈی سے چلنے کا وقت تو سہ پہر چار بجے کا تھا مگر گاڑی صاحب نے پیر ودھائی سے نکلتے نکلتے پانچ تو بجا ہی دیے۔ نہ جانے پیر ودھائی کو پیر ودھائی کیوں کہتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی اس کی وجہ تسمیہ رہی ہو گی۔

اصل مزہ تو تب آنا شروع ہوا جب ہماری بس اڈے سے روانہ ہوئی تو میری ساتھ والی سیٹ خالی نکلی۔ سفر کا مزہ موٹروے نے دوبالا کر دیا۔ میری خوش قسمتی کہ میری طرف والی کھڑکی تقریباً آدھی کھلتی تھی۔ میں نے فوراً کھڑکی کھولی، اپنا بیگ دوسری سیٹ پر رکھا اور لیٹ گیا۔ ذرا دل پشوری کے لیے میں نے ٹانگیں کھڑکی سے باہر نکال لیں۔ سچی بات ہے جب سفر کا مزہ آنے لگتا ہے کہ انسان اپنے سارے مسائل بھول جانے لگتا ہے۔

کچھ یاد رہتا ہے تو صرف اور صرف محبوب کا چہرہ۔ مجھے تو کبھی کبھی یہ بات بھی بالکل فراڈ لگتی ہے کہ انسان کو پہلی محبت کبھی نہیں بھولتی۔ مجھے تو کب کی بھول چکی اور نہ ہی میں نے کبھی اسے سوچ کر آہیں بھری ہیں مگر وہ چہرہ آج بھی یاد ہے۔

اب چہرہ تو کبھی نہیں بھول سکتا ناں۔ یہ بات تو سو فی صد فراڈ ہے کہ محبت زندگی میں ایک بار ہی ہو سکتی ہے۔ہمیں تو بار بار ہوتی ہے اور جب بھی ہوتی ہے، اسی شدت سے ہوتی ہے جیسے بالی عمریا میں پہلی محبت ہوئی تھی۔ایک محبت ہی تو ہے جو میرے زندہ ہونے کی نشانی ہے۔ یہ محبت ہی تو ہے کہ میں ہر روز نئے خوابوں کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں۔ سب کو یاد کرتا ہوں، کچھ نئے چہرے تلاش کرتا ہوں اور پھر سو جاتا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں چھوڑو سفر کی باتیں۔چلیں بس اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

مجھ جیسے ہی کسی عظیم انسان نے ایک بار کہا تھا کہ مرد کو اگر کسی طوائف سے محبت ہو جائے اسے اپنے ہی بچے بہت برے لگنے لگتے ہیں۔ آج تک زندگی میں طوائف سے محبت کا تجربہ نہ ہو سکا۔ سوچتا ہوں کہ کبھی یہ تجربہ بھی کرنا ہی چاہیے۔ نہ جانے ایک طوائف کی انگلیوں میں ایسا کیا نشہ ہوتا ہے کہ مرد خود ناچنا شروع کر دیتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے اگلے سال جون یا جولائی میں ہیرا سنگھ کی منڈی کا ضرور ایک چکر لگانا چاہیے۔ کیا پتا میں کسی پتلی کمر والی، ناک میں نتھنی ڈالے، انگلیوں کے پوٹوں پر مہندی لگائے کسی طوائف کا عاشق بن جاؤں۔ سوچتا ہوں پچھلی عمر میں اب یہ تجربہ بھی کر لینا چاہیے۔

راجا مان سنگھ کے شہر مانسہرہ کی چائے میں نہ جانے ایسی کیا بات تھی کہ میں مغرب کے بعد سویا تو سویا ہی چلا گیا۔ ہلکی پھلکی پھوار شروع ہو چکی تھی۔ بارش کا پانی بس کے اندر آنے لگا تو مجبوراً مجھے کھڑکی تھوڑی سی بند کرنا پڑی۔ کان تھک چکے تھے کہ ان میں مسلسل ایک سو بیس روپے والی ہینڈ فری لگی تھی۔ میں نے ہینڈ فری اتاری، موبائل سینے پر رکھا اور میوزک کو چلنے دیا۔ کھڑکی کے باہر نکلا چاند کبھی مجھے دیکھ کر شرماتا اور کبھی خوش ہوتا۔ سیاہ بادلوں میں لپٹی ہوئی موت، چاند کے ساتھ رقص کرنے میں مصروف تھی۔ اچانک سے ایک زور کا بادل گرجا اور بس صاحبہ کانپتی ہوئی ذرا دائیں جانب لڑھک گئی۔ میں نے ڈر کر اپنے موبائل پر لگا میوزک بند کر دیا۔ چاند اور موت دونوں میرا ڈر دیکھ کر ہنس پڑے۔

دوستو بات یہ ہے کہ سفر میں موت آپ کے بالکل ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہے۔ وہ کب اوپر سے آتے ہوئے پتھر کی طرح آپ پر آن ٹپکے یا پھر پیچھے سے آنے والی گاڑی آپ سے ٹکرا جائے، کچھ پتا نہیں چلتا اور ایسا واپسی کے سفر میں میرے ساتھ ہوا بھی۔ میں جب استور سے واپس پنڈی آ رہا تھا تو شاہراہ قراقرم پر اسکردو سے آنے والی فیصل موور کی ایک گاڑی کو پیچھے سے ایک دوسری گاڑی نے ہی ٹکر مار دی تھی۔ یہی گاڑی ہمیں بھی اوور ٹیک کر کے گزری تھی۔ میں اس وقت بھی ڈرا تھا کہ پہاڑوں پر اتنی رفتار نہیں ہونی چاہیے۔

کچھ گھنٹے تو گاڑیوں کی ایک قطار تھی۔ کوئی جانی نقصان تو نہ ہوا مگر مادی نقصان ہوا اور سواریوں پر جو خوف طاری ہوا، وہ الگ۔ ویسے تو موت ہمیشہ ہی آپ کے ساتھ رہتی ہے مگر سفر میں یہ بدبخت آپ کے کچھ زیادہ ہی قریب ہو جاتی ہے ایسے جیسے وہ ہماری بچھڑی ہوئی محبوبہ ہو۔ نہ جانے سفر میں ایسی کیا بات ہے کہ مجھے نیند بڑی اچھی آتی ہے۔ جب تک موٹروے اور صاف ستھری سڑک رہی، میں مزے سے سوتا رہا۔ آنکھ کھلی تو نیچے شیر دریا (دریائے سندھ) دھاڑ رہا تھا۔

میں نے پہاڑوں پر کبھی دریائے سندھ نہیں دیکھا مگر مجھے بہت اشتیاق تھا کہ اس کی ہیبت دیکھوں۔ سنا تھا دریائے سندھ گلگت بلتستان میں پتھروں پر ایسے ٹکریں مارتا ہے کہ بس خدا کی پناہ۔ یہ دریا تبت میں چوں کہ کیلاش کی پہاڑیوں سے شیر کے منہ سے نکلتا ہے، اس لیے تبتی اسے شیر دریا کہتے ہیں، جب کہ لداخ والے اسے ''سنگھے دریا یا سنگھ دریا'' کہتے ہیں۔ تبت سے شروع ہونے والا یہ دریا سب کے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ زیادہ تر علاقوں میں یہ بہت نیچے ہی بہتا ہوا آگے چلا جاتا ہے جب کہ آبادی بہت اوپر ہے۔

تبت جسے دنیا کی چھت بھی کہا جاتا ہے، سطح سمندر سے تقریباً **4800** میٹر بلند ہے۔ تبت ہی کا کیلاش پہاڑ جو سطح سمندر سے **6714** میٹر بلند اور شیوا بھگوان کا گھر بھی کہلاتا ہے، سے دریائے سندھ جنم لیتا ہے۔ دنیا کے چار مذاہب میں یہ پہاڑ عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جن میں ہندو، جین اور بدھ مذہب بھی شامل ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے تین اہم دریا دریائے سندھ، دریائے ستلج اور دریائے برہما پتر یہیں سے جنم لیتے ہیں۔ کیلاش پہاڑ کے **Chu-Bomhar** گلیشیر کو دریائے سندھ جب کہ اس کے بالکل قریب ہی بہنے والی **Manasarovar** مانسرور جھیل کو دریائے ستلج اور دریائے برہما پتر کا منبع تسلیم کیا جاتا ہے۔ دریائے سندھ ایک قدیم دریا ہے جس کا ذکر رامائن اور دنیا کے چند دوسرے مذاہب میں بھی ملتا ہے۔

دریائے سندھ تبت سے لداخ میں داخل ہوتا ہے پھر وہاں سے گلگت بلتستان کی جانب راہ فرار کر لیتا ہے۔ پاکستان میں بہنے والی ہر ندی، ہر نالہ، ہر چھوٹا بڑا دریا کہیں نہ کہیں جا کر دریائے سندھ سے ہی ملتا ہے مگر پاکستان کی حدود میں سب سے پہلے سیاچن گلیشیر سے پیدا ہونے والا دریا دریائے شوک دریائے سندھ میں شامل ہوتا ہے۔ لداخ جو ہمالیہ سلسلہ کے پیچھے کی طرف ہے۔

لداخ خشک ہے، پتھریلا ہے، ریتلا ہے، بنجر ہے اور صرف لداخ ہی ایسا نہیں ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی جانب سے اگر آپ گلگت بلتستان میں داخل ہوں تو آپ کو چلاس، استور اور نہ جانے آگے کون کون سے علاقے آپ کو ایسے ہی بنجر، خشک اور گرم ہی ملیں گے۔ آپ کوہستان سے ہوتے ہوئے جوں ہی گلگت بلتستان میں داخل ہوتے ہیں تو آپ کا استقبال سب سے پہلے داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کرتا ہے۔ ایک ایسا پراجیکٹ جو آپ کو خوش کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ کسی بھی ملک کی آبی سیکیوریٹی کے لیے ضروری ہے کہ اس کے دریاؤں میں بہنے والے پانی کے حجم کا **40** فی صد تک ذخیرہ کرنے کے لئے ڈیم موجود ہوں۔ پاکستان میں دریاؤں پر بنے ڈیم بہنے والے پانی کا صرف **10** فی صد تک ذخیرہ کر سکتے ہیں۔ مگر اب شاید حالات بدلیں کہ ہمارے پاس اب وقت بالکل بھی نہیں ہے اور مقابلہ انتہائی سخت۔

داسو انتہائی کم ماحولیاتی اثرات سے صاف ستھری بجلی پیدا کرنے والا منصوبہ ہے جس کے پہلے مرحلے کی **2026** میں تکمیل کے بعد یہ **12** ارب سالانہ بجلی کے یونٹ پیدا کرے گا۔ منصوبے کا پہلا بریک تھرو اس وقت ہوا تھا جب عظیم تر دریائے سندھ کو کامیابی سے دو سرنگوں کے ذریعے **1.33** کلومیٹر کی لمبائی میں منصوبے کے علاقے سے موڑ کر دوبارہ واپس لایا گیا تھا تاکہ منصوبے کی مختلف تعمیراتی سرگرمیوں والی جگہ خشک رکھی جاسکے۔ کوہستان کا علاقہ صوبہ خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان کے سنگم پر واقع ہے۔

داسو ڈیم کا منصوبہ کے پی کے ضلع اپر کوہستان میں داسو قصبے سے تھوڑا آگے تعمیر ہو رہا ہے۔ داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کا دوسرا اہم میل اس وقت کامیابی سے طے ہوا جب مین ڈیم سے اوپر اسٹارٹر ڈیم۔**1** کی تعمیر مکمل ہوئی۔ مون سون کا فلڈ سیزن گزارنے کے بعد اس ڈیم کو **7** میٹر مزید بلند کر کے میں ڈیم کی تعمیر کے لئے علاقہ خشک کر لیا جائے گا جس سے دریا کے اس حصے کے اندر تعمیراتی سرگرمیاں ہر موسم میں بلا روک ٹوک جاری رہ سکیں گی۔ اسی پروجیکٹ کے ساتھ ساتھ ایک نئی سرنگ بھی بنائی گئی ہے جو فی الحال صرف اس حالت میں ہے کہ یہاں سے گاڑیاں آرام سے گزر سکیں۔ سرنگ مکمل ہے مگر ابھی اس کا اچھی شکل میں آنا باقی ہے۔ پہلے پہل ٹریفک ساتھ موجود سڑک پر سے گزرتی تھی مگر اس سڑک کے اب ڈیم کی حدود میں آنے کی وجہ سے سرنگ ضروری تھی۔

آپ اگر قراقرم ہائی وے پر اپنا سفر جاری رکھیں تو آپ کی ملاقات مزید ایک کلیجہ ٹھنڈا کرنے والے پراجیکٹ دیامیر بھاشا ڈیم سے ہو گی۔ دیامیر بھاشا ڈیم کا اہم سنگ میل اس وقت عبور ہوا جب چلاس سے **40** کلومیٹر نیچے عظیم تر دریائے سندھ کا رُخ دیامیر بھاشا ڈیم کی سائٹ سے موڑ دیا گیا۔ دریا ایک کلومیٹر لمبی سرنگ اور **800** میٹر لمبی نہر سے ہوتا ہوا نیچے واپس اپنے اصلی روٹ سے جا ملا۔

دیامیر بھاشا ڈیم نہ صرف **8.1** ملین ایکڑ فٹ سیلابی پانی ذخیرہ کرے گا بلکہ **4500** میگاواٹ صلاحیت کے بجلی گھر سے سالانہ **18** ارب اضافی بجلی کے یونٹ بھی پیدا کرے گا اور ساتھ ہی ایک ملین ایکڑ سے زیادہ اراضی سیراب کرے گا۔ اس وقت پاکستان کے بڑے ڈیموں (منگلا، تربیلا اور گول زام کے آبی ذخائر) میں تقریباً **14.28** ملین ایکڑ فٹ پانی کی ذخیرہ کرنے گنجائش ہے جب کہ پاکستان دو بڑے آبی ذخائر، مہمند ڈیم (**1.239** مین ایکڑ فٹ) اور دیامر بھاشا ڈیم (**8.1** ملین ایکڑ فٹ) تعمیر کر رہا ہے جس کے بعد پاکستان کی پانی ذخیرہ کرنے کی کل گنجائش **23.58** ملین ایکڑ فٹ ہو جائے گی جو کہ پچھلے چالیس سال سے مسلسل کم ہو رہی تھی۔

استور والے سو رہے تھے۔ آسمان پر گھرے بادل تھے۔ استور بازار ابھی بند تھا۔ کبھی کبھار ہلکی پھوار برس جاتی۔ ایک چھوٹے سے ہوٹل میں گیا۔ سوچا موبائل کی بیٹری ذرا چارج کر لی جائے تو بہتر ہے۔ معلوم پڑا کہ کل سے پورے استور میں لائٹ صاحبہ نہیں تھیں۔ دریا میں کہیں گلیشیر گرا تھا جس نے بجلی گھر کو کافی نقصان پہنچایا تھا۔ اب کب بجلی آئے گی، کچھ معلوم نہ تھا۔ استور یا پہاڑی مقامات پر بجلی گھنٹوں کے لیے نہیں جاتی بلکہ دنوں کے لیے جاتی ہے۔ موسم سازگار رہے تو بجلی گھر چلتا رہتا ہے۔

جوں ہی دریا یا گلیشیر اوپر نیچے ہوا، بجلی چند دنوں کے لیے غائب۔ بازار میں اک دکان پر نظر پڑی جہاں اسپورٹس کمپنی سیال کوٹ کا بورڈ لگا تھا۔ دیارِ غیر میں یوں اپنے شہر کا نام لکھا دیکھ کر کتنا اچھا لگتا ہے ناں۔ میں نے ہوٹل والے کو دو انڈے ابالنے کا کہا اور اپنی موٹر سائیکل والے کو کال کر دی۔ استور شہر سے دوپہر کے وقت ترشنگ جانے کے لیے سواریوں کے حساب سے جیپ چلتی ہے۔ ترشنگ سے آگے آپ کو اپنے بل بوتے پر جانا پڑے گا۔ میں نے یہ کام کیا کہ پہلے سے ایک موٹر سائیکل والے کا بندوبست کر لیا۔ اب موٹر سائیکل والے نے مجھے استور سے اٹھانا تھا اور ہر لنگ کو فرجا کر بیچ دینا تھا۔ ایک رات وہیں میرے ساتھ گزارنی تھی اور اگلے روز مجھے واپس استور چھوڑنا تھا۔ طے یہ پایا کہ اس کام کے عوض میں اسے سات ہزار روپے ادا کروں گا۔

شاہراہِ قراقرم پر لینڈ اسکیپ ایک جیسا نہیں ہے۔ میدان کی کیفیت بدلتی رہتی ہے۔ کبھی بڑی بڑی چٹانیں آپ کو ملتی ہیں تو کبھی قراقرم کے ساتھ ساتھ دریائے سندھ ایسا شور مچاتا ہوا گزرتا ہے کہ کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دیتی اور کبھی یہ اتنا پُرسکون ہوتا ہے کہ اس کی خاموشی بھی بھلی لگتی ہے۔

آسمان پر ہلکے پھلکے بادل تھے، دھوپ نہ تھی۔ مجھے ویسے بھی پہاڑوں پر دھوپ سے اب ڈر لگتا ہے۔ کرومبر سے واپسی پر دھوپ نے میرا چہرہ بری طرح جلا دیا تھا حالاں کہ دھوپ سے بچنے کے لیے کریم بھی لگائی تھی مگر یا تو میری کریم کچھ زیادہ ہی سستی تھی یا پھر میری جلد ضرورت سے زیادہ حساس۔ میرے ساتھ ایک نئے دن کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔ میں اپنا وقت اور عہد بہت پیچھے آیا تھا۔

یہاں استور میں مجھے کوئی نہ جانتا تھا کہ میں کون ہوں، کیا ہوں اور کیوں ہوں۔ استور والوں کو بس اتنی غرض تھی کہ ایک آوارہ انسان پنجاب سے یہاں ایک پہاڑ دیکھنے کے لیے آیا ہے جسے ساری دنیا نانگا پربت کے نام سے جانتی ہے۔ ایک عرصے سے عجب رواج چل پڑا ہے کہ تقریباً ہر شہر میں **I Love** فلاں شہر کا بورڈ ضرور لگا ہوتا ہے۔

ہم استور سے باہر نکلے تو یہاں بھی یہی بورڈ لگا تھا۔ میرا گائیڈ، نہ جانے کیا برا سا نام تھا اس کا، مجھے راستے میں آنے والی مختلف جھیلوں کے بارے بتاتا رہتا کہ یہ ٹریک فلاں جھیل کو جاتا ہے اور یہاں استور میں آپ فلاں فلاں جھیل سکتے ہیں۔ تھوڑا آگے بڑھے تو سامنے مشرف چوک آ گیا۔ وجہ تسمیہ یہی ہو گی کہ اسے مشرف دور میں بنایا گیا ہو گا۔ مونومنٹ کا ڈیزائن اچھا ہے۔ چھوٹی چھوٹی دیواریں بنا کر گلگت بلتستان کے اہم علاقوں جن میں گلگت، اسکردو، دیامیر، نگر، ہنزہ، کھرمنگ، گانچھے اور غذر شامل ہیں، کے نام لکھے گئے ہیں۔

ہم جوں ہی استور شہر سے باہر نکلے تو استور نالہ ہمارے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ معلوم ہوا کہ اب یہ استور نالہ نہیں بلکہ روپل نالہ یا دریائے روپل ہے۔ سڑک بہت اوپر تھی اور دریائے روپل بہت نیچے۔ ہر چند کلومیٹر کے بعد چھوٹے چھوٹے مختلف نالے دائیں بائیں سے دریائے روپل میں شامل ہو رہے تھے۔ دریائے روپل کا پانی مٹی رنگ کا ہے۔ آس پاس کے بہت سے ندی نالوں کا پانی مٹی کی وجہ سے ایسا ہی ہے۔ اگر کبھی بے رنگ پانی کہیں کسی مقام پر دریائے روپل سے ملتا تھا تو ظاہری بات ہے وہ اپنا اصل رنگ کھو دیتا تھا اور دریائے روپل کے رنگ میں رنگا جاتا تھا۔

میں ترشنگ جاتے ہوئے ابھی چکار سے بہت پیچھے تھا کہ اچانک سے ایک نوے ڈگری کا موڑ آیا اور سامنے ایک بڑا سا پہاڑ آ گیا۔ میرا رہنما کہنے لگا، حارث بھائی وہ سامنے جو پہاڑ دیکھ رہے ہیں ناں، وہ نانگا پربت ہے۔ میں نے بائیک وہیں رکوا دی اور آگے جانے سے شدید انکاری ہو گیا اور وہیں سڑک پر آلتی پالتی ہو کر بیٹھ گیا۔ چوٹی مکمل طور پر بادلوں میں ڈھکی ہوئی تھی بلکہ اگلا پورا دن بھی چوٹی پر بادل ہی رہے مگر عصر کے بعد منظر ایسا کھلا کہ پوچھو مت۔ بادلوں میں لپٹے ہوئے نانگا پربت کے مناظر تو ابھی بعد میں بتاؤں گا پہلے آپ روپل روڈ پر ہی واپس آ جائیں۔ راستے میں ایک علاقہ بارے بھی ہے جہاں سے روپل دریا آپ کے ذرا قریب ہو جاتا ہے۔ نہ صرف قریب ہوتا ہے بلکہ آپ کو اپنائیت کا احساس بھی دلاتا ہے۔ مگر بعد میں تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ منظر نانگا پربت کا نہیں تھا۔

سنا تھا ترشنگ ایک خوبصورت گاؤں ہے، بالکل ہے۔ شاید یہ ایک بہت خوب صورت گاؤں ہو مگر یہ نے استور سے اب تک جتنے بھی گاؤں دیکھے تھے، ان میں سب سے خوب صورت ترشنگ ہی تھا۔ آپ خود تصور کریں کہ آپ سرسوں کے کھیت میں کھڑے ہوں، کھیت کے ایک طرف ایک چھوٹی سی نالی میں صاف شفاف پانی بہہ رہا ہو، اتنا صاف کہ مجھ جیسا کمزور پیٹ والا شخص بھی اگر اس پانی کو پیے تو اس کا پیٹ ذرا طاقت ور ہو جائے، اسی نالی کے گرد سفید خوب صورت پھول ہوں اور آپ کے سامنے نانگا پربت کھڑا ہو۔

ذرا تصور کریں کہ یہ کیسا منظر ہو گا اور جس گاؤں میں یہ منظر ہو گا، اسے میں وادی روپل کا خوب صورت ترین گاؤں نہ کہوں تو پھر کیا کہوں۔ ترشنگ میں ہمارے پنجاب کی طرح کے سرسبز کھیت ہیں، پھول ہیں، چشمے ہیں، صاف ستھرا آسمان ہے اور نانگا پربت ہے۔ عین ممکن ہے کہ میں آپ کو نہ بتا سکوں کہ ترشنگ کیا ہے۔ ☆☆☆☆

جنگ کے درمیان ایرانی صدر پیزشکیان امریکہ جائینگے

نئی دہلی (ایم این این)ٹرمپ انتظامیہ نے ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور وزیر خارجہ عباس عراقچی کو اگلے ہفتے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کے لئے ویزا جاری کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس وقت امریکہ اور ایران حالت جنگ میں ہیں اس کے باوجود امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور ایرانی صدر بھی پوری بہادری کے ساتھ امریکہ جانے کو تیار ہوئے ہیں۔ اگرچہ بڑے پیمانے پر جاری لڑائی اب رک چکی ہے، تاہم مستقل حل اب بھی دور ہے۔ آبنائے ہرمز بدستور کشیدگی کا اہم مرکز ہے اور امریکہ-ایران مفاہمت نامہ (ایم او یو) کے تحت طے پانے والے اہم معاملات بھی ابھی حل طلب ہیں۔ جوہری مسئلے، پابندیوں اور آبنائے ہرمز کے مستقبل کے معاملے پر امریکہ اور ایران کے درمیان شدید اختلافات برقرار ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے بتایا کہ اس نے ایران کے اعلیٰ سطحی وفد اور اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے ضروری عملے کو ویزا دینے کی منظوری دی ہے۔ امریکی حکام نے تصدیق کی کہ پزشکیان اور عراقچی بھی وفد میں شامل ہیں۔ فی الحال ایسے کوئی اشارے نہیں ملے ہیں کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے یا جوہری پروگرام پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کیلئے سے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کی 81/ویں جنرل اسمبلی کے صدر خلیل الرحمٰن کون ہیں؟

نئی دہلی (ایم این این)عالمی لیڈر ۸۱/ویں اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے لیے نیویارک میں جمع ہونے والے ہیں، جس کی اعلیٰ سطحی عمومی بحث ۲۲/ ستمبر سے ۲۸/ ستمبر ۲۰۲۶ء تک جاری رہے گی۔ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمٰن دنیا کے سب سے بڑے سفارتی اجتماعات میں سے ایک کی صدارت کر رہے ہیں۔ ۲/ جون ۲۰۲۶ء کو خفیہ رائے شماری میں قبرص کے امیدوار اینڈریاس کاکوریس کو شکست دینے کے بعد ۸۱/ویں یو این جی اے کے صدر کے طور پر منتخب ہوئے، انہوں نے ۱۹۰/ میں سے ۹۹/ ووٹ حاصل کیے۔ ان کی ایک سالہ مدت کا باضابطہ آغاز ۸/ ستمبر کو اجلاس کے افتتاح کے ساتھ ہوا۔ رحمٰن ایک سفارت کار ہیں جنہوں نے ۱۹۷۹ء میں بنگلہ دیش کی فارن سروس میں شمولیت اختیار کی۔ بعد میں انہوں نے نیویارک میں اقوام متحدہ میں بنگلہ دیش کے مستقل مشن میں خدمات انجام دیں اور جنرل اسمبلی کی اقتصادی اور مالی کمیٹی میں ڈھاکہ کی نمائندگی کی۔ جبکہ اقوام متحدہ کے ساتھ ان کی وابستگی تین دہائیوں پر محیط ہے۔

جنوبی کوریا کا آبنائے ہرمز میں جنگی کردار نبھانے سے انکار

نئی دہلی (ایم این این)جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے آبنائے ہرمز میں جنگی فوجی دستے تعینات کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ سیول ایسی فوج نہیں بھیجے گا جو اسے بیرون ملک تنازع میں کھینچ سکتی ہو۔ جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے اعلان کیا کہ سیول آبنائے ہرمز میں جنگی دستے نہیں بھیجے گا۔ لی نے کہا کہ ان کا ملک بیرون ملک کسی تنازع یا جنگ میں شامل نہیں ہوگا لیکن لی نے یہ بھی کہا کہ جنوبی کوریا کو اپنے شہریوں اور اس اہم پانی کے راستے کے ذریعے خام تیل کی آمد و رفت کے راستوں کی حفاظت کے لئے کم از کم سطح کی سرگرمیاں انجام دینی ہوں گی۔ جنوبی کوریا کے چیو نگاے ملٹری یونٹ نے پہلے ہی خطے میں اپنے فرائض کا دائرہ بڑھادیا ہے۔ لی نے اشارہ کیا ہے کہ سیول اپنی حفاظتی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے کیلئے اضافی اقدامات کا جائزہ لے رہا ہے۔ دی چوسن ڈیلی کے مطابق انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ جنگی تعیناتی نہیں ہوگی اور دوہرایا کہ جنوبی کوریا غیر جانبدار رہنے کے اپنے اصول کو برقرار رکھے گا۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز جنوبی کوریا کے لئے ایک اہم توانائی گزرگاہ ہے اور ایران کے ساتھ تنازع اور یمن کے حوثی گروپ کی بڑھتی سرگرمیوں نے جہاز رانی اور خام تیل کی فراہمی سے متعلق خدشات پیدا کر دیئے ہیں۔

ہر دولتمند سفید فام شخصیت میکلمور کی طرح فلسطین کیلئے ۱۰/لاکھ ڈالر کا عطیہ دے: یوٹیوبر مس ریچل

نئی دہلی (ایم این این)امریکی یوٹیوبر اور معلمہ مس ریچل کا کہنا ہے کہ ہر امیر سفید فام مشہور شخصیت کو میکلمور کے ۱۰/لاکھ ڈالر کے فلسطین عطیہ کے برابر عطیہ دینا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ مشہور شخصیات کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے استحقاق اور پلیٹ فارم کو بچوں اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے استعمال کریں۔ جبکہ مس ریچل نے فلسطین چلڈرن ریلیف فنڈ کے لیے ۱۰/لاکھ ڈالر دینے کا عہد کیا ہے، جو ریپر میکلمور کے عطیہ کے برابر ہے جب انہیں غزہ پر اسرائیلی جنگ کے خلاف اپنی کھلی حمایت کی وجہ سے ایڈ شیران کے امریکی دورے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ یوٹیوب اسٹار اور معلمہ، جن کا پورا نام ریچل گریفن ایکورسو ہے، نے جمعرات کو انسٹاگرام پوسٹ میں عطیہ کا اعلان کیا۔

”ایران میں امریکی جنگی جرائم کے معقول شواہد ملے“

نئی دہلی (ایم این این)ایران میں انسانی حقوق کی صورتحال جاننے کے لئے اقوام متحدہ کے مقرر کردہ غیر جانبدار تفتیش کاروں نے کہاہے کہ یہ یقین کرنے کی معقول بنیاد موجود ہے کہ امریکہ نے ایران میں اسکول اور ایک رہائشی علاقے پر حملوں کی صورت میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا۔ تفتیش کاروں نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی کہاہے کہ ایرانی حکومت نے گزشتہ اور رواں سال احتجاجی مظاہروں میں شریک افراد کو قتل کیا، حراست میں لیا اور تشدد کا نشانہ بنایا جو کہ انسانیت کے خلاف جرائم کے مترادف ہیں۔ ایران میں شہری بیک وقت دو طرفہ تشدد کی زد میں آ رہے ہیں۔ ایک جانب حکومت کی جانب سے مظاہروں کو کچلنے کے لئے پرتشدد کارروائیاں جاری ہیں اور دوسری طرف امریکہ اور اسرائیل کی افواج ان پر مہلک فضائی حملے کر رہی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ نے دو واضح طور پر قابل شناخت شہری اہداف پر اندھادھند حملے کئے جن میں ایک میناب میں واقع پرائمری سکول اور دوسرا الامرد میں کھیلوں کا مرکز اور رہائشی علاقہ شامل ہیں۔ اسکول پر حملے میں ۱۲۳/ بچوں سمیت ۱۵۷/ افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ دوسرے حملے میں ۲۲/ شہری ہلاک اور ۱۰۰/ سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ مشن کو ملنے والے شواہد اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہیں

آئی فون 18 کی فروخت شروع ہوتے ہی خریداروں کا ایپل اسٹورز پر ہجوم

نئی دہلی (ایم این این)آئی فون ۱۸ کی فروخت شروع ہونے کے بعد اسے خریدنے کیلئے ہندوستان سمیت دنیا بھر میں خریداروں کے درمیان زبردست جوش وخروش دیکھا گیا۔ عالمی سطح پر آئی فون کی قیمتوں میں شدید اضافے کے باوجود، ہندوستان بھر میں جمعرات کی رات سے ہی ایپل اسٹورز کے باہر خریداروں کی قطاریں لگنے کے بعد جمعہ کی صبح آئی فون ۱۸ اور آئی فون ۱۸ پرو میکس کی فروخت شروع ہو گئی۔ ممبئی کے باندرہ کرلا کمپلیکس میں، ایک خریدار نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ رات ۱۰ بجے گھر سے نکلنے کے بعد ۱۰ سے ۱۲ گھنٹے قطار میں انتظار کرتا رہا۔ اس نے قطار میں سب سے آگے کھڑے رہنے کے احساس کو "انتہائی سنسنی خیز" قرار دیا۔ ممبئی کے جیو ورلڈ ڈرائیو اسٹور پر بھی ہجوم اکٹھا ہوا، جبکہ دہلی کے سلیکٹ سٹی واک مال میں ایک صارف نے زیادہ عملی نقطہ نظر اپناتے ہوئے کہا کہ اسے محض اپنے آئی فون ۱۵ پلس کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت تھی۔ بنگلورو میں، صبح ۵ بجے سے قطار میں کھڑے ایک خریدار نے بتایا کہ لوگ صرف اس موبائل کی خاطر ہریانہ، دہلی اور ممبئی سے سفر کرکے آئے ہیں۔ انہوں نے نیا آئی فون لانچ کئے جانے اور اس کی فروخت شروع ہونے کے دنوں کو "کسی تہوار کی مانند" قرار دیا۔

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

Sr.DEN-I/JAT بھارت کے راشٹرپتی کیلئے اور ان کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دی گئی ٹینڈروں کیلئے کھلے ٹینڈرز (ای۔ٹینڈرز) طلب کرتے ہیں اور اختتام کی تاریخ کے ساتھ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ 08-10-2026 تک 15.00 گھنٹے، بولی دھندگان اپنی اصل/ترمیم شدہ بولیاں آخری تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینول آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ایسے کسی بھی مینول آفر کو نظر انداز کردیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر دستاویز کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پر دستیاب بھگتان موڈ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ کریڈٹ کارڈ وغیرہ جیسے پورٹل ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک جمع رسیدیں، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ سے مینول بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے لاگ آن کریں www.ireps.gov.in

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر سیکشن	ٹینڈر سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
17-09-2026	24-09-2026	08-10-2026 کو 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	48-2026-27 BDGM-DRM- JAT	ADEN/BDGM کے تحت BAHL-BRML سیکشن میں اپروچ روڈ اور سرکولیٹنگ ایریا کی مرمت اور رینوویشن کا کام۔

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آفر ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
10999465.04	220000.00	60 دن	08 مہینے

اسی نوعیت کا کام: "ٹریک ورک کے علاوہ کوئی بھی سول ورک۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دھندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔
2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔

نمبر شمار۔ 770-W/01/WA/JAT-2026-27 مورخہ 18-09-2026

3256/2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

روس میں پارلیمانی انتخابات کا آغاز، یوکرین جنگ کے بعد پہلی مرتبہ انتخابات

نئی دہلی (ایم این این)روس میں جمعہ سے اتوار تک اسٹیٹ ڈوما، یعنی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کے اراکین کے انتخاب کے لئے ووٹنگ ہو رہی ہے۔ یہ ۲۰۲۲ء میں یوکرین پر روس کے مکمل حملے کے آغاز کے بعد ہونے والے پہلے پارلیمانی انتخابات ہیں۔ یہ انتخابات ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب روسی شہری سست پڑتی معیشت کے ساتھ ساتھ یوکرین کی جانب سے فرنٹ لائن سے دور ریفائنریوں اور گوداموں پر کئے جانے والے ڈرون حملوں کا بھی سامنا کر رہے ہیں۔ صدر ولادیمیر پوتن کی حمایت کرنے والی حکمراں جماعت یونائیٹڈ رشیا سے توقع کی جارہی ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنی غالب حیثیت برقرار رکھے گی۔ حکام انتخابات کو عوام کے لئے اپنی رائے کے اظہار کا موقع قرار دے رہے ہیں جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ بیلٹ پر حقیقی اپوزیشن کی عدم موجودگی کے باعث نتائج بڑی حد تک پہلے ہی طے شدہ ہیں۔ تو پھر یہ انتخابات توجہ کے قابل کیوں ہیں؟ جمعہ سے شروع ہو کر اتوار تک جاری رہنے والی ووٹنگ میں روسی شہری ایوان زیریں یعنی اسٹیٹ ڈوما کے اراکین کا انتخاب کریں گے۔ اس کے ساتھ مقامی انتخابات کے لئے بھی ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ۱۱/ خطوں میں گورنروں جبکہ ۳۹/ خطوں میں علاقائی قانون ساز اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب ہوگا۔ ووٹنگ ۳/ دن تک جاری رہے گی تاکہ اہل ووٹروں کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنائی جاسکے۔ اس میں یوکرین کے وہ علاقے بھی شامل ہیں جن پر روس کا قبضہ ہے۔ الیکٹرانک ووٹنگ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ ڈوما کی ۴۵۰/ نشستوں میں سے نصف پارٹی فہرستوں کے ذریعے اور باقی نصف واحد حلقوں میں براہ راست مقابلوں کے ذریعے پر کی جاتی ہیں۔

ہر دولتمند سفید فام شخصیت میکلمور کی طرح فلسطین کیلئے ۱۰/لاکھ ڈالر کا عطیہ دے: یوٹیوبر مس ریچل

نئی دہلی (ایم این این)امریکی یوٹیوبر اور معلمہ مس ریچل کا کہنا ہے کہ ہر امیر سفید فام مشہور شخصیت کو میکلمور کے ۱۰/لاکھ ڈالر کے فلسطین عطیہ کے برابر عطیہ دینا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ مشہور شخصیات کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے استحقاق اور پلیٹ فارم کو بچوں اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے استعمال کریں۔ جبکہ مس ریچل نے فلسطین چلڈرن ریلیف فنڈ کے لیے ۱۰/لاکھ ڈالر دینے کا عہد کیا ہے، جو ریپر میکلمور کے عطیہ کے برابر ہے جب انہیں غزہ پر اسرائیلی جنگ کے خلاف اپنی کھلی حمایت کی وجہ سے ایڈ شیران کے امریکی دورے سے ہٹا دیا گیا تھا۔

یمن: حوثیوں اور اتحادی افواج میں شدید لڑائی، 24/گھنٹوں میں 68/افراد ہلاک

نئی دہلی (ایم این این)یمن میں حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسیز کے درمیان شدید جھڑپوں میں گزشتہ ۲۴/ گھنٹے کے دوران کم از کم ۶۸/ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق یمنی حکومتی عہدیدار نے بتایا کہ حوثیوں کے میزائل اور ڈرون حملوں میں جنوب مغربی علاقوں میں ۲۳/ حکومتی فوجی مارے گئے، جبکہ حوثی فوجی ذرائع نے دعویٰ کیا کہ سعودی فضائی حملوں اور زمینی لڑائی میں ان کے ۴۰/ جنگجو ہلاک ہوئے۔ یہ اعداد دونوں فریقوں کے دعوؤں پر مبنی ہیں۔ لڑائی کے دوران شہری ہلاکتوں کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ سعودی حکام کے مطابق طائف میں ایک ڈرون کو روکنے کے بعد گرنے والے ملبے سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوئے جبکہ حوثیوں کے زیر انتظام میڈیا نے تعز میں سعودی حمایت یافتہ فورسیز کے حملوں میں ۳/ بچوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ برائے مہاجرت کے مطابق تازہ لڑائی کے باعث ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ حوثیوں نے بحیرۂ احمر کے ساحلی علاقوں میں اپنی پیش قدمی بھی جاری رکھی ہے جس سے خطے میں اہم بحری راستوں کی سلامتی پر تشویش بڑھ گئی ہے۔ یہ دوسری جانب یمن کے حوثی لیڈر عبدالملک الحوثی نے مکہ مکرمہ پر ڈرون حملے کے الزام کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے صرف فوجی ٹھکانے اور تیل کی تنصیبات ہدف ہیں۔ عالمی میڈیا کے مطابق یمن کے حوثی لیڈر عبدالملک الحوثی نے سعودی عرب پر یمن کے خلاف حملوں اور محاصرے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ظلم، غلامی اور ذلت قبول نہیں کرسکتے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ہم سعودی عرب کی تیل تنصیبات، فوجی ٹھکانے اور اُن مقامات کو نشانہ بنا رہے ہیں جو یمن کے خلاف جنگ میں استعمال ہو رہے ہیں۔ حوثی لیڈر نے سعودی عرب پر یمن میں اپنے حملوں کو درست ثابت کرنے کیلئے پروپیگنڈا اور جھوٹ استعمال کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکام اپنے اقدامات کا جواز پیش کرنے اور دوسروں کو حوثیوں کے خلاف حمایت پر اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عبدالملک الحوثی کے مطابق سعودی عرب کا پروپیگنڈا زمینی محاذ پر فوجی ناکامیوں کی تلافی کے لئے کیا جارہاہے۔

اتر ریلوے

پرنسپل چیف میٹریل منیجر آفس
ہیڈ آفس بڑودہ ہاوس، نئی دہلی۔ 110001
Mail ID:salenr365@gmail.com

نیلامی نوٹس نمبر دسمبر-2026

نمبر: 117۔ ایس / سیل / آکشن پروگرام / 27-2026 مورخہ 14-09-2026

ردلوہا، اولہ، دیگر متفرق سکریپ، کنڈم لوکو کوچز اور ویگنز، سکریپ ریل اور دیگر ریلوے ٹریک میٹریل کے نپٹارہ کیلئے ای۔ نیلامی کی جائے گی۔ لیڈ ایسڈ بیٹریز/ یوزڈ آئل/ ری یوزڈ آئل صرف انہیں سپلائرز کو فروخت کیا جائے گا جو کہ سٹیٹ پالیوشن کنٹرول بورڈ کے تحت رجسٹرڈ ہونگے۔

نیلامی نوٹس نمبر دسمبر-2026

	نیلامی کرنے والا ڈپو/ڈویژن	نیلامی وقت	پہلا مرحلہ تاریخ	دوسرا مرحلہ تاریخ	تیسرا مرحلہ تاریخ	چوتھا مرحلہ تاریخ	پانچواں مرحلہ تاریخ	چھٹا مرحلہ تاریخ	ساتواں مرحلہ تاریخ
1.	عالم باغ/لکھنؤ 0522-2451257	10.30 بجے	4	9	14	17	21	24	29
2.	شکور بستی 011-27015387	10.30 بجے	7	11	16	22	29	--	--
3.	جگادھری 01732-252388	10.30 بجے	4	10	16	22	29	--	--
4.	سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ دلی۔ 011-23365311	10.30 بجے	7	11	17	23	28	--	--
5.	سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ انبالہ۔ 0171-2611203	10.30 بجے	7	11	17	23	28	--	--
6	سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ فیروز پور۔ 01632024415 4	10.30 بجے	7	11	17	23	28	--	--
7.	سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ لکھنؤ۔ 0522-2234756	10.30 بجے	4	10	16	22	29	--	--
8.	سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ مرادآباد۔ 0591-2413141	10.30 بجے	4	10	16	22	29	--	--
9.	سینئر ڈویژن میٹریل منیجر/ جموں توی	10.30 بجے	8	11	18	24	30	--	--

نوٹ: 1۔ نیلامی میں بیچے جانے والے میٹریل کی تفصیلات www.ireps.gov.in پر دیئے گئے کیٹلاگ پر دستیاب ہونگے۔ 2۔ خواہشمند خریدار مذکورہ متذکر میٹریل کو نیلامی کے سابقہ نامزد جگہ پر کاروباری دن میں دیکھ سکتے ہیں۔ 3۔ سابقہ نیلامی میں بیچے گئے میٹریل کی تفصیلات www.nr.railnet.gov.in پر دستیاب ہے۔ 4۔ ای۔ نیلامی میں حصہ لینے کیلئے وینڈرز کو ireps پر رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔ ای۔ نیلامی کی مفصل معلومات، رجسٹریشن اور دیگر شرائط اور ضوابط کیلئے براہ مہربانی www.ireps.gov.in دیکھیں۔

ڈپٹی چیف میٹریل منیجر/ ایس اینڈ پی

3249/26

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ہم اپنے کانوں، آنکھوں اور دلوں کے مالک نہیں، امین ہیں

تحریر۔۔۔۔۔۔
محمد اسمعیل خان

افواہوں کو جنم دینا، انہیں پھیلانا اور ان کو تقویت پہنچانا نہایت ہی ناشائستہ و نامناسب عمل ہے۔، اللّٰہ تعالیٰ نے اخبار و واقعات کے بارے میں یہ اُصولی رہنمائی فرمائی ہے کہ جب کوئی ناقابلِ بھروسہ آدمی کوئی خبر لائے تو جب تک اس کی اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے

افواہوں کو جنم دینا، انہیں پھیلانا اور ان کو تقویت پہنچانا نہایت ہی ناشائستہ و نامناسب عمل ہے۔، اللّٰہ تعالیٰ نے اخبار و واقعات کے بارے میں یہ اُصولی رہنمائی فرمائی ہے کہ جب کوئی ناقابلِ بھروسہ آدمی کوئی خبر لائے تو جب تک اس کی اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی صلاحیتوں کو محدود رکھا ہے، اس کی قوتیں ایک خاص دائرہ میں کام کرتی ہیں، مثلاً انسان کو ایک بہت بڑی نعمت دیکھنے کی دی گئی ہے، پتھر اور لوہا کس قدر مضبوط ہیں، سمندر کا دامن کس قدر وسیع اور بے پناہ ہے؛ لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے، انہوں نے آج تک خود اپنے حسن و جمال کو بھی دیکھا نہیں ہو گا؛ لیکن انسان ایک خاص حد تک ہی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے، اگر کوئی رکاوٹ نہ بھی ہو تو انسان کو آدھے ایک کلومیٹر سے آگے کی چیزیں صاف نظر نہیں آتیں، اگر بیچ میں دیوار حائل ہو تو بالکل قریب کی چیزوں کو بھی وہ نہیں دیکھ سکتا، انسان میں سننے کی صلاحیت رکھی گئی ہے؛ لیکن اس کا بھی یہی حال ہے، اس کی سماعت کا دائرہ چند فرلانگ تک ہوتا ہے، یہ بھی اس وقت ہے کہ جب کوئی چیز حائل نہ ہو، ورنہ دو کمروں کے بیچ چند انچ کی دیوار ہوتی ہے اور ایک طرف کی آواز دوسری طرف بالکل سنائی نہیں پڑتی، انسان کے دیکھنے اور سننے کے دائرہ کو جو محدود رکھا گیا۔ بظاہر یہ ایک محرومی معلوم ہوتی ہے؛ لیکن حقیقت میں یہ بجائے خود اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، ہر انسان اپنے لئے تنہائی (Privacy) چاہتا ہے جو دوسرے کی مداخلت سے آزاد ہو، انسان کی بہت سی ضروریات ایسی ہیں، جن میں دوسروں کی آنکھ اور کان کے تعاقب سے باہر ہونا، اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے، فرض کیجئے کہ کسی مکان میں بہت سے کمرے ہوں، ہر کمرے میں الگ الگ لوگ رہتے ہوں، وہ سب ہمہ وقت ایک دوسرے کی نظر میں ہوں اور ایک دوسرے کی چھوٹی بڑی بات کانوں سے ٹکراتی رہتی ہو تو اس کے لئے زندگی گزارنا کتنا دوبھر ہو جائے گا، اسے اپنے مکان میں رہتے ہوئے بھی ایسا محسوس ہو گا کہ وہ ریلوے کے کسی پلیٹ فارم پر مقیم ہے؛ اس لئے انسان کی صلاحیتوں کا محدود ہونا بظاہر ایک محرومی معلوم ہوتی ہے؛ لیکن در حقیقت یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور انسان کے لئے سامان راحت؛ بلکہ ایک ضرورت ہے۔

انسان اپنی محدود دیکھنے اور سننے کی صلاحیت کی وجہ سے بہت سی باتیں جاننے میں دوسروں کی اطلاع کا محتاج ہوتا ہے، اس کے سوا چارہ نہیں کہ اپنے چشم سر سے دیکھے اور گوشِ سر سے سنے بغیر بعض امور کو تسلیم کرے؛ اس لئے دنیا کا سارا کاروبار دوسروں کی دی ہوئی خبر پر اعتماد و یقین سے متعلق ہے، اور اسی طرح نظامِ زندگی جاری و ساری ہے، خبریں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غلط بھی، سچی بھی ہوتی ہیں اور جھوٹی بھی، خبر دینے والے جھوٹے بھی ہوتے ہیں، بعض لوگ طبعاً برے نہیں ہوتے؛ لیکن ان کی طبیعت میں مبالغہ ہوتا ہے، وہ لفظوں کے ایسے بازیگر ہوتے ہیں، کہ سننے والوں کو رائی پہاڑ محسوس ہوتا ہے، کچھ لوگ شریف اور نیک تو ہوتے ہیں؛ لیکن سادہ لوح اور بھولے بھالے ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی باتوں کا یقین کر لیتے ہیں، کسی خبر پر جرح نہیں کرتے اور اس کے کھرے کھوٹے کو پرکھے بغیر مان لیتے ہیں، بعض حضرات سے کسی بات کو سننے یا سمجھنے میں غلط فہمی بھی ہو جاتی ہے، یہ مختلف اسباب ہیں، جن کی وجہ سے دانستہ یا نادانستہ اور بالارادہ یا بلا ارادہ خلاف واقعہ باتیں لوگوں میں چل پڑتی ہیں، ایسی ہی بے سروپا باتوں کو "ہوا" کہتے ہیں۔ بارہا ایسا ہوا کہ کسی شخص نے کچھ لوگوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا، یہ دوڑ بھاگ کسی اور سبب سے تھی؛ لیکن شہر کی فضاء کو دیکھتے ہوئے بعض لوگوں کو خیال ہو گیا کہ شاید دو گروہوں کے درمیان تصادم ہو گیا ہے، اب اس خوف سے انہوں نے خود بھاگنا شروع کیا، آتے ہوئے راستہ میں جو لوگ ملے ہمدردی و بہی خواہی میں انہیں بھی واپس ہونے کی صلاح دے دی، پھر خبر ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں پہنچی اور ایک فرقہ کے ناسمجھ لوگوں نے دوسرے فرقہ کے لوگوں پر حملہ کر دیا، یہاں تک کہ پورا شہر فساد کی آگ میں بھڑکنے لگا اور اس بے تحقیق خبر کی چنگاری نے پورے علاقہ کے امن و امان کو نذر آتش کر دیا۔ اس طرح کے واقعات ہمارے سماج میں پیش آتے رہتے ہیں، افواہوں کی بنا پر گروہی لڑائیاں ٹھن جاتی ہیں، ادارے اور جماعتیں تقسیم ہو جاتی ہیں، اجتماعی کاموں میں رخنہ پڑتا ہے، خاندانوں میں نفرت کی آگ سلگ جاتی ہے، بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں، یہاں تک کہ میاں بیوی میں طلاق کے واقعات پیش آجاتے ہیں، والدین، اولاد اور قریب ترین اقارب کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے، افواہوں کی گرم بازاری نے بہت سے مخلص، محب قوم، برگزیدہ شخصیتوں کو بے آبرو کیا ہے اور خود غرضی و بدخواہ افراد کی طالع آزمائی کو کامیابی سے ہمکنار کر کے قوم و ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

افواہوں کو جنم دینا، انہیں پھیلانا اور ان کو تقویت پہنچانا نہایت ہی ناشائستہ و نامناسب عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے اخبار و واقعات کے بارے میں یہ اُصولی رہنمائی فرمائی ہے کہ جب کوئی ناقابلِ بھروسہ آدمی کوئی خبر لائے تو جب تک اس کی اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے:

(ترجمہ): "اے مسلمانو! اگر تمہارے پاس کوئی غیر معتبر شخص کوئی خبر لائے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم کسی گروہ کو ناواقفیت میں نقصان پہنچا دو، پھر تم کو اپنی حرکت پر پچھتانا پڑے۔" (حجرات:٦)

اس سے معلوم ہوا کہ بے تحقیقی خبروں پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔ اگر اس پر یقین کیا گیا تو یہ نقصان اور مضرت کا باعث ہو گا، یہ آیت ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو مصطلق کی طرف، جو مسلمان ہو چکے تھے، اپنے نمائندہ ولید بن عقبہ کو بھیجا، بنو مصطلق نے جب نمائندۂ نبوی کو دیکھا تو ان کے احترام و توقیر کے لئے آبادی سے باہر نکل آئے۔ ولید نے سمجھا کہ یہ لوگ ان کے قتل کے درپے ہیں اور پچھلے پاؤں واپس آگئے، آکر حضور ﷺ کو اطلاع دی کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں، یہ زکوٰۃ ادا کرنے کے منکر ہیں اور ان کے قتل کے درپے ہو گئے تھے، آپ ﷺ نے ان سے جہاد کا ارادہ فرما لیا، ابھی تیاری کے مرحلہ میں تھے کہ بنو مصطلق کا وفد آپہنچا، انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ کے قاصد آرہے تھے، ہم اس لئے نکلے کہ ان کا استقبال کریں اور اپنی زکوٰۃ ان کی خدمت میں پیش کریں، ہمیں معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم لوگ ان سے جنگ کیلئے نکلے تھے، سو یہ غلط ہے۔ اسی موقع سے یہ آیت نازل ہوئی۔ (قرطبی:١٦/٣١١) غور کیجئے کہ یہ عہد نبوی کا واقعہ ہے اور یہ اطلاع ایک صحابیٔ رسول کی تھی، انہوں نے دانستہ غلط بیانی سے یقیناً کام نہیں لیا تھا کہ یہ مقام صحابیت سے فروتر بات ہے؛ بلکہ یہ محض غلط فہمی کا نتیجہ ہے، یہ نادانستہ غلط فہمی بھی کتنے بڑے انتشار کا پیش خیمہ بن سکتی تھی! تو جہاں افواہیں بالقصد پیدا کی جاتی ہوں، ان سے کس قدر نقصان ہو گا؟ افواہوں کے پھیلنے کے چند خاص اسباب ہیں، ان میں سے ایک اہم سبب یہ ہے کہ لوگ ہر سنی سنائی ہوئی بات کو نقل کرتے چلے جاتے ہیں، خواہ وہ بات کسی قدر بھی بے بنیاد ہو، بعض لوگوں نے اس کے لیے 'دروغ بر گردن راوی' کی ایک خود ساختہ بیسا کھی تیار کر رکھی ہے، اور اس کے ساتھ ہر گفتنی و ناگفتنی کو نقل کر دینے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے، یہ بھی خدا سے بے خوفی کی بات ہے، رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی تشخیص کرتے ہوئے فرمایا: آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو نقل کر دے۔ (مسلم، حدیث نمبر:٧) ہر سنی سنائی بات کو نقل کرنے سے معاشرہ میں کس طرح بگاڑ پیدا ہوتا اور فساد پھیلتا ہے، اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں پیش آنے والا "واقعۂ افک" ہے۔ کچھ بیمار ذہن منافقین نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگا دی اور اس افواہ کو پھیلانے کی خوب کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعض سادہ لوح، مخلص مسلمان بھی اس میں شریک ہو گئے اور مدینہ میں ایسے انتشار کی کیفیت پیدا ہوئی کہ حیاتِ نبوی میں شاید ہی کسی اور واقعہ سے آپ ﷺ کو اس درجہ تکلیف پہنچی ہو، یہ اسی بات کا نتیجہ تھا کہ ایک سنی سنائی بات کو کچھ لوگ بلا تحقیق کہتے چلے گئے۔

ان افواہوں میں اضافہ ان لوگوں کی وجہ سے ہوتا ہے، جو بری باتوں کے متلاشی رہتے ہیں، لوگوں کی برائیوں اور کوتاہیوں کے بارے میں تجسس سے جن کو لذت ملتی ہے، اور کسی واقعہ میں اگر چند احتمالات ہوں، تو منفی پہلو کی طرف ان کا ذہن زیادہ چلتا ہے، اس طرزِ عمل کو حضور ﷺ نے پسند نہیں کیا؛ اسی لئے تجسس کو منع کیا گیا، اور ان لوگوں کو کج فکر قرار دیا گیا جو کسی بات کی غلط تاویل و توجیہ کے درپے ہوتے ہیں: "وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِ اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے۔" (آل عمران:٧)

افواہیں عام طور پر اعلانیہ نہیں پھیلائی جاتیں، ریڈیو اور اخبارات کو ان کا ذریعہ نہیں بنایا جاتا (ویسے آج کل حکومتوں کے غیر ذمہ دارانہ اور ذرائع ابلاغ کے جانب دارانہ رویہ کی وجہ سے ایسا بھی ہو رہا ہے)؛ بلکہ زیادہ تر سینہ بہ سینہ افواہیں پھیلائی جاتی ہیں، اور سرگوشیوں کے ذریعہ گشت کرتی رہتی ہیں؛ اسی لئے زیادہ تر سرگوشیوں کو قرآن مجید نے پسند نہیں کیا: لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوَاھُمْ۔ (نساء:١١٤) کسی بھی خبر کے بارے میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ یا انسان خود اس کی تحقیق کر لے، یا کم سے کم ایسے سمجھدار، معاملہ فہم اور زمانہ آگاہ لوگوں کی طرف رجوع کرے، جن کے بارے میں توقع ہو کہ وہ مناسب طریقہ پر اس کی تحقیق کرنے کے بعد کوئی صحیح قدم اُٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اُسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں تم لوگوں پر اللہ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کمزوریاں ایسی تھیں کہ) معدودے چند کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے۔" (نساء:٨٣) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی مرض کا علاج بتایا ہے، جو افواہوں کا باعث ہوتا ہے، اور وہ یہ کہ جو باتیں اہم ہوں ان کے بارے میں اگر انسان خود تحقیق کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، تو اس کی صلاحیت رکھنے والوں سے رجوع کر لے، اور کسی بھی بات کو بلا تحقیق بیان کرنے؛ بلکہ خود بھی اس پر یقین کرنے سے گریز کرے کیونکہ انسان اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنے دلوں کا مالک نہیں بلکہ امین ہے، اس کے بارے میں وہ عند اللہ جوابدہ ہے: "بیشک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہو گی۔" (اسراء:٣٦)

وطن سرینگر

اُف! یہ سڑک حادثات کا تواتر

آئے دن یکے بعد دیگرے دلدوز سڑک حادثات پیش آنا ہماری کم نصیبی اور ٹریفک حکام کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان حادثات سے کچھ دنوں تک لوگ کفِ افسوس ملتے ہیں اور ان کے شکار گھرانوں میں غم والم اور ماتم وآہ وزاری کی پرچھائیاں چھا جاتی ہیں۔ بے شک موت اور زندگی کے فیصلوں پر کوئی قادر نہیں بلکہ اس حوالے سے کاتب تقدیر کے سامنے ہر انسان مجبور محض ہے۔ بایں ہمہ اس طرح کے غمناک حادثات کو یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ہونی کو کوئی ٹال نہیں سکتا، اس لئے حادثاتی موت ہو یا مضروب ہونے کا واقعہ ہو، اس کو قسمت کا لکھا سمجھ کر ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرنا ایک مضحکہ خیز مذاق ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ روز روز کے سڑک حادثات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ متعلقہ حکام فی الفور یہ جانچنے پرکھنے کی بھرپور کوشش کریں کہ اول ان دلخراش سانحات میں ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے ہوئے لوگوں کی اپنی کوتاہیوں اور حماقتوں کا کتنا عمل دخل ہے؟ دوم ہمارا ٹریفک نظام ان کریہہ الصورت مناظر کا تماشہ دیکھنے کے بعد بھی لکیر کا فقیر کیوں بنا ہوا ہے؟ سوم وہ کونسے تیر بہدف اقدامات کئے جانے چاہیے کہ سڑک حادثات پر جتنا ممکن ہو اتنا قابو پایا جاسکے؟ یہ بات ہر شخص پر عیاں وبیاں ہے کہ ہمارے یہاں اکثر وبیشتر دونوں غلط ڈرائیونگ اور راہ گیروں کی جاں گسل غلطیاں ہی وقوع حادثات کی موجب بنتی ہیں۔ اس کے بین بین جب بہتر ٹریفک پلاننگ کا فقدان، ٹریفک نظام کو وضع کرنے اور کنٹرول کرنے کے لئے مخصوص ادارے میں احساسِ ذمہ داری کی عدم موجودگی، علی الخصوص ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء میں بدعنوانیوں اور گھپلہ بازیوں کا چلن اور سڑکوں کی تنگی کے علاوہ ٹریفک پولیس میں ہفتہ وصولی کی وبا جیسے اسباب ومحرکات ایک جگہ جمع ہوں تو سڑک حادثات کا پیش آنا کوئی حیران کن بات نہیں۔ ٹریفک سسٹم میں کیا کیا تباہیاں مچی ہوئی ہیں یہ انہی کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ اب چاروں طرف طویل المدت لمبے لمبے ٹریفک جام لگنے کی روایت کو دوام مل چکا ہے کہ عام آدمی کا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو حق نوائی ہوگی کہ سری نگر جموں شاہراہ سے لے کر ریاست کی دوسری شاہراہیں تک ہمارے لئے موت کا ہول سیل پھندا بن چکی ہے۔ یہاں گزشتہ پانچ چھ سال سے جو خوفناک حادثات پے در پے پیش آتے رہے، ان کو یاد کر کے آج بھی دل لرزتے ہیں۔ بعینہٖ شہروں اور قصبوں کی مصروف سڑکیں اور گلی کوچے ہمہ وقت بھاری بھرکم ٹریفک دباؤ کے زیر اثر ان ہر دو مسائل سے نبرد آزما ہیں۔ اس کے لئے جہاں حکومت بری الذمہ نہیں کیوں کہ اس کے پاس کوئی عوام دوستانہ ٹریفک پالیسی وضع کرنے کی فرصت ہی نہیں، وہاں ٹریفک محکمہ سرتاپا اس ضمن میں مجرموں کے کٹہرے میں سیدھے کھڑا ہوتا ہے۔ آج تک اس ساری رام کہانی کو ختم کرنے کی ضرورت مذکورہ محکمہ کو محسوس ہی نہیں ہورہی ہے۔ شاید اسے معلوم ہی نہیں کہ ایک ایسی دنیا بھی موجود ہے جہاں عام آدمی کو قدم قدم پر گنجلک ٹریفک مسائل کے طوفانی تھپیڑے برداشت کرنے پڑرہے ہیں۔ یہ بھی کوئی دبیز پردوں میں چھپا راز نہیں کہ برسہا برس سے ناقص ٹریفک نظام انسانی جان ومال کے لئے زہرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ اگر اس سلسلے کو بدلنے کی خواہش اربابِ حل وعقد کے دل کے کسی کونے کھدرے میں پنہاں ہے، تو اس کے لئے متعلقہ ایجنسی کو گہری نیند سے جگانا وقت کی اہم پکار ہے۔ ایک واجبی عقل وفہم رکھنے والا انسان بھی تسلیم کرے گا کہ کسی اصلاح طلب نظام کو ٹھیک ٹھاک خطوط پر چلانے کے لئے اعلیٰ ترین سطح پر کتنی ہی جاندار اور انقلابی کہلانے والی ہدایات دی جائیں اور زمینی حالات کا نقشہ بدلنے کے لئے کیسی ہی اچھی اور معقول حکمت عملی وضع کی جائے، یہ جب میدان عمل میں ایک کاغذی کارروائی ثابت ہوں تو اس کا سکوپ صرف خیالی جنت تک محدود رہتا ہے۔ گو اس وقت اس بات کی ہر کوئی حامی بھر رہا ہے کہ ریاست بھر میں ٹریفک نظام میں بہتری لانا ایک ناقابل التواء ضرورت بن چکی ہے لیکن اسے نیک تمناؤں سے، یا متاثر کن کاغذی ہدایات جاری کرنے اور ڈرائیور برادری کو متنبہ کرنے سے اس میں بال برابر بھی سدھار آنے کی توقع نہیں کی جانی چاہیے۔ جب تک مسئلے کی گہرائیوں اور گیرائیوں میں اُتر کر نظام کو لاحق تمام نقائص اور کوتاہیوں کی نشاندہی کر کے ان کا ایک ایک کر کے خاتمہ نہ کیا جائے، سب بے کار ہے۔ اس حوالے سے یہ سادہ حقیقت سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ اول برسوں سے متواتر وہیکل پاپولیشن میں دن دوگنی رات چوگنی اضافہ ہورہا ہے۔

دنیا میں انسانوں کے لیے سب سے مہلک جاندار

قدرت نے ہر ذی روح کی جبلت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر جس چیز کی حفاظت کرتا ہے وہ اس کی اپنی جان ہے۔ حیوانات میں جسمانی ساخت کے لحاظ سے انسان ایک کمزور حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے غاروں میں رہنے کے دور سے لے کر آج تک انسان اپنی حفاظت کے لیے ہتھیاروں کے سہارے کا محتاج ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خطرے کے وقت دیگر جاندار اپنی جسمانی طاقت یا کسی اور قدرتی صلاحیت کے سبب اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ یہاں یہ حقیقت بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ انسان کے علاوہ ہر حیوان یا جاندار صرف خطرے کی صورت میں یا بھوک سے مغلوب ہو کر ہی کسی دوسرے جاندار پر حملہ آور ہوتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالی نے عقل سے نوازا ہے جس کے بل بوتے پر وہ جسمانی طور پر اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقت رکھنے والے جانوروں سے نہ صرف اپنی حفاظت کرنے بلکہ ان پر قابو پانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ بین الاقوامی اداروں نے کچھ اعداد وشمار مرتب کیے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ سالانہ اوسط کے حساب سے کون کون سے جاندار انسانوں کے لیے کتنے کتنے جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے آیئے ایک نظر اس فہرست پر ڈالتے ہیں۔

20 گھڑیال

یہ مگر مچھ کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی دو اقسام اس وقت موجود ہیں۔ ایک قسم امریکی گھڑیال کہلاتی ہے اور دوسری چینی گھڑیال۔ سائنسدانوں کے مطابق یہ جاندار آج سے تقریباً چھیاسٹھ ملین سال قبل روئے زمین پر نمودار ہوا۔ ایک امریکی گھڑیال اوسطاً تیرہ فٹ لمبا اور تین سو ساٹھ کلوگرام وزنی ہوتا ہے۔ یہ گوشت خور جانور ہے اور عموماً مچھلیاں، کچھوے، پرندے اور دیگر رینگنے والے جاندار کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات چھوٹے جانور جیسے ہرن وغیرہ بھی اس کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ گھڑیال سالانہ ایک انسان کی جان لیتے ہیں۔

19 شارک

شارک مچھلیوں کی خطرناک اقسام میں شامل کی جاتی ہے۔ اس کی خونخواری ضرب المثل ہے۔ یہ اپنے نوکیلے دانتوں اور خوفناک جبڑے کی وجہ سے مشہور ہے۔ کچھ دہائیوں قبل شارک پر بننے والی انگریزی فلم ''Jaw'' نے اتنی شہرت حاصل کی کہ پھر اس کا دوسرا حصہ بھی بنایا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شارک چار سو بیس ملین سال قبل اس عالم رنگ وبو کا حصہ بنی۔ شارک کی سب سے چھوٹی قسم ''ڈوارف لینٹرن شارک'' کہلاتی ہے جو صرف سترہ سینٹی میٹر یعنی تقریباً چھ اعشاریہ سات انچ لمبی ہوتی ہے جبکہ ''وہیل شارک'' نامی شارک دنیا میں سب سے بڑی شارک ہے جس کی لمبائی تقریباً چالیس فٹ تک ہوتی ہے۔ شارک دنیا کے تمام ہی سمندروں میں پائی جاتی ہے۔ عام طور پر شارک میٹھے پانی میں زندہ نہیں رہتی مگر اس کی کچھ اقسام جیسے ''بل شارک'' اور ''دریائی شارک'' میٹھے پانی میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کی کچھ مشہور اقسام گریٹ وائٹ شارک، ٹائگر شارک، بلیو شارک اور ہیمر ہیڈ شارک وغیرہ ہیں۔ شارک کی اوسط عمر بیس تا تیس سال ہوتی ہے۔ یہ خطرناک مچھلی سالانہ پانچ انسانی زندگیوں کا خاتمہ کرتی ہے۔

18 بھیڑیے

بھیڑیوں کی سب سے مشہور قسم ''گرے وولف'' کہلاتی ہے جو شمالی امریکہ اور یوروایشیا میں پائی جاتی ہے۔ اس کے نر کا وزن اوسطاً تنتالیس سے پنتالیس کلوگرام اور مادہ کا چھتیس سے اڑتیس کلوگرام تک ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم ''ریڈ وولف'' بھی ہے۔ سرد علاقوں میں پائے جانے والے بھیڑیے کے جسم پر لمبے اور گھنے بالوں والی ''فر'' ہوتی ہے جو بہت قیمتی ہوتی ہے۔ یہ جنگلوں میں گروہ کی صورت میں رہتے ہیں اور شکار کرتے ہیں۔ ان کی سفاکی مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ سرما کے طویل موسم میں جب انہیں شکار نہیں ملتا تو یہ ایک دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور چوکنے ہو کر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہتے ہیں، جیسے ہی کسی کمزور بھیڑیے کی آنکھ جھپکتی ہے تو باقی بھیڑیے اس پر پل پڑتے ہیں اور اس کی تکہ بوٹی کر کے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ سردی کے موسم میں پورے چاند کی رات ان کی لمبی ''ہووووو'' کی آوازیں ماحول کو عجیب دہشت زدہ سا بنا دیتی ہیں۔ ایک روایتی داستان کے مطابق کچھ لوگ پورے چاند کی رات بھیڑیے بن جاتے ہیں۔ ایسے انسان کو ''ویئر وولف'' کہتے ہیں۔ اس موضوع پر بہت سے ناول بھی لکھے گئے اور فلمیں بھی بنیں۔ بھیڑیے ایک سال میں دس افراد کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں۔

17 گھوڑے

گھوڑے اور انسان کا ساتھ بہت پرانا ہے۔ گھوڑا قدیم دور سے نہ صرف سواری بلکہ بار برداری اور کھیلوں کیلئے بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ دنیا بھر میں بگھی اور ہمارے یہاں برصغیر پاک وہند میں زیادہ تر تانگہ، ایک روایتی سواری کے علاوہ موٹر گاڑی کی ایجاد سے پہلے امراء ▯ کے مرتبے کے اظہار کا ایک ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ گھوڑا طاقت اور سطوت کا نشان تصور کیا جاتا ہے لیکن گھوڑوں کا سب سے بہترین استعمال جنگوں میں ہوتا تھا اور کسی بھی فوج کا جزلاینفک ہوتے تھے۔ آج کے جدید دور میں بھی گھوڑا فوجی مقاصد کے استعمال کیلئے ایک قابل اعتماد ذریعہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہماری زمین پر گھوڑوں کا ارتقاء آج سے تقریباً پینتالیس سے پچپن ملین برس قبل ہوا۔ انسانوں نے گھوڑوں کو تقریباً چار ہزار قبل مسیح میں پالنا شروع کیا۔ اس کی اوسط عمر پچیس سے تیس سال کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ اس کا قد ایک سو بیالیس تا ایک سو تریسٹھ سینٹی میٹرز اور وزن تین سو اسی سے پانچ سو پچاس کلوگرام تک ہوتا ہے۔ چھوٹے قد کی نسل والے گھوڑے کو 'پونی' کہتے ہیں۔ آج بھی کسی موٹر یا انجن کی طاقت کو ماپنے کا پیمانہ ''ہارس پاور'' کہلاتا ہے۔ قدیم ادب میں دو پروں والے، اڑن گھوڑے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ بدقسمتی سے اس انسان دوست جانور کے ہاتھوں بھی ہر سال بیس انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

16 چیتے

بلی کے خاندان سے تعلق رکھنے والا یہ جانور زمین پر سب سے تیز رفتار رکھنے والا جاندار ہے۔ یہ چند ہی لمحوں میں ایک سو بارہ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ سکتا ہے۔ یہ زیادہ تر مشرقی اور جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے جبکہ ایران کے کچھ علاقے اور جنوبی ایشیا بھی اس کا مستقر ہیں۔ اس کی ایک قسم برفانی علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے جسے سفید چیتا کہتے ہیں۔ یہ دن میں شکار کرتا ہے اور عموماً ہرن اور غزال اس کا شکار بنتے ہیں جنہیں یہ ایک تیز اور طویل تعاقب کے بعد اپنا نشانہ بناتا ہے۔ چیتے سالانہ انتیس افراد کی زندگی کا خاتمہ کرتے ہیں۔

15 چیونٹیاں

ننھی منی سی یہ مخلوق ہماری زمین پر تقریباً ننانوے ملین سال سے موجود ہے۔ اس کی کل بائیس ہزار میں سے ساڑھے بارہ ہزار اقسام شناخت کی جاچکی ہیں۔ یہ زمین کے اندر بل بنا کر رہتی ہیں۔ ان کے بلوں میں باقاعدہ منظم کالونیاں قائم ہوتی ہیں جن میں یہ مختلف طبقات میں بٹی، آباد ہوتی ہیں اور اپنے اپنے فرائض انتہائی تندہی سے سرانجام دیتی ہیں۔ ان طبقات میں مزدور، فوج اور حکمران چیونٹیاں شامل ہیں۔ گھریلو چیونٹیوں کے علاوہ ان کی ایک قسم جنگلی چیونٹی بھی ہوتی ہے جو زہریلی ہوتی ہیں اور اپنی کثرت تعداد کی بدولت بڑے بڑے جانداروں کے لیے ہلاکت خیز بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔ یہ انٹارکٹیکا، گرین لینڈ اور آئس لینڈ کے علاوہ پوری دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ یہ واحد غیر ممالیائی جاندار ہے جس میں سیکھنے کے عمل کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ یہ قطار کی شکل میں سفر کرتی ہیں اور آپس میں ان کا تعاون مثالی ہے۔ چیونٹیاں ایک سال میں تیس انسانوں کو مار ڈالتی ہیں۔

14 جیلی فش

یہ چپچپا اور نرم جسم رکھنے والا ایسا آبی جاندار ہے جو سمندر میں آزادانہ تیرتا پھرتا ہے۔ اس مچھلی کی شکل چھتری جیسی ہوتی ہے جس کے ساتھ پھولوں کی پتیوں کی طرح کی لڑیاں سی لٹک رہی ہوتی ہیں۔ یہ دھڑکن نما حرکت کے ذریعے تیرتی ہے۔ اس کے ساتھ لٹکنے والی لڑیاں شکار پکڑنے کے کام آنے کے علاوہ اپنے زہریلے پن سے اس کو دشمن سے بھی بچاتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر سمندر میں سطح سے لے کر گہرائی تک پائی جاتی ہیں۔ اس کی کچھ اقسام تازہ پانی میں بھی ملتی ہیں۔ یہ مختلف رنگوں سے مزین اور دیکھنے میں بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ یہ دنیا کے سمندروں میں گزشتہ تقریباً پانچ سو سے سات سو ملین سال سے موجود ہیں۔ یہ معروف معنوں میں ریڑھ کی ہڈی رکھنے والی مچھلی نہیں ہے۔ اس کے جسم کا چھتری نما حصہ تقریباً ایک ملی میٹر او نچا یا موٹا ہوتا ہے جبکہ اس کا قطر ساڑھے چھ فٹ تک ہوسکتا ہے۔ سالانہ چالیس افراد ان کے باعث لقمہ اجل بنتے ہیں۔

13 مکھیاں

عام گھریلو مکھیوں اور شہد کی مکھیوں اور ان کے ڈنگ سے کون واقف نہیں؟ سب لوگ ہی گھریلو مکھیوں سے تنگ اور شہد کی مکھیوں کے بنائے گئے شہد سے مستفید ہوتے ہیں۔ دنیا میں مگر شہد کی مکھیوں کے علاوہ بھی مکھیوں کی کچھ ایسی اقسام پائی جاتی ہیں جو کاٹتی ہیں۔ ذیل میں ان کا تعارف درج ہے۔

(i) ڈیئر فلائی۔ یہ براعظم امریکہ میں پائی جاتی ہے اور اس کے کاٹنے سے بخار ہوجاتا ہے جسے ''ریبٹ فیور'' کہتے ہیں۔ یہ براہ راست اس مکھی کے کاٹنے سے بھی ہوسکتا ہے اور بلاواسطہ طور پر اس مکھی کے کاٹے ہوئے کسی متاثرہ جانور سے بھی۔ یہ تقریباً چوتھائی انچ لمبی ہوتی ہے اور اس کی افزائش موسم بہار میں ہوتی ہے۔

(ii) ہارس فلائی: یہ ایک انچ یا اس سے بھی زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ ان میں چند بالکل کالے رنگ کی ہوتی ہیں اور دیگر ہلکے کتھئی رنگ کی، جنہیں ''گرین ہیڈز'' کہلا جاتا ہے۔ ان کی آنکھیں چمکدار سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان کا منہ قینچی نما ہوتا ہے جس سے یہ جلد پر کاٹ کر نکلنے والے خون کو چاٹ جاتی ہیں۔ ان کا کاٹنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہ اور مکھیوں کی نسبت جسمانی طور پر زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ یہ زیادہ تر مویشی اور دوسرے جانوروں کے خون پر پلتی ہیں۔ ان کی طبعی عمر عموماً دو سال تک ہوتی ہے۔

(iii) سٹیبل فلائی: یہ تقریباً چوتھائی انچ لمبی ہوتی ہے اور اس سر کے پیچھے گہرے رنگ کی چار دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ عام گھریلو مکھی کی طرح کی ہی ہوتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس کے سر کے نیچے نشاندار سونڈیں ہوتی ہیں، جن کے ذریعے وہ خون چوستی ہے۔ گرما کے آخر اور خزاں کے شروع میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ یہ مویشی، پالتو جانوروں اور انسانوں کا خون پینے کے لیے کئی میل کا سفر کر سکتی ہیں۔ یہ عام طور پر علی الصبح یا غروب آفتاب کے بعد کاٹتی ہیں اور ان کا نشانہ کسی بھی جاندار کا ٹخنہ ہوتا ہے۔ ان کے کاٹنے سے شدید درد ہوتا ہے۔ یہ گلی سڑی سبزیوں یا گھاس پھوس پر انڈے دیتی ہیں۔

(iv) بلیک فلائی: یہ زیادہ بڑی نہیں ہوتیں۔ ان کی لمبائی بمشکل ایک انچ کا آٹھواں حصہ ہوتی ہے۔ ان کے پر بڑے ہوتے ہیں اور پیٹھ پر ایک 'کب' سا نکلا ہوتا ہے۔ یہ خون کی تلاش میں دس میل تک کا سفر کر سکتی ہیں۔ ان کے کاٹنے سے کسی بیماری کا خدشہ نہیں ہوتا۔ یہ موسم بہار کے آخر یا موسم گرما کے اوائل میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے کاٹنے سے بننے والا زخم دیر سے ٹھیک ہوتا ہے اور سوجن اور خون کے زیادہ رساؤ کی وجہ سے موت واقع ہوسکتی ہے۔ یہ زیادہ تر سر، گردن یا جسم پر اس جگہ پر کاٹتی ہیں جہاں کپڑے تنگ ہوں۔

(v) بائٹنگ میج: یہ کافی چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان کی لمبائی ایک انچ کا بتیسواں حصہ ہوتی ہے۔ انہیں ''پنکیز'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے چھوٹے حجم کی وجہ سے ہر جگہ سے گھروں میں داخل ہوجاتی ہیں۔ ان کی کچھ اقسام انسانوں اور دیگر اقسام کے مچھروں سمیت دوسرے حشرات الارض کا خون چوستی ہیں۔

(vi) سینڈ فلائی: ان کی چند اقسام دودھ دینے والے جانداروں، رینگنے والے جانوروں اور ایسے جانداروں کے خون پر پلتی ہیں جو پانی اور خشکی دونوں جگہوں پر رہتے ہیں۔ یہ عموماً رات کو کاٹتی ہیں۔ یہ اکثر علاقوں میں بیماریوں کے پھیلاؤ کا ذریعہ بھی ثابت ہوتی ہیں۔ مکھیاں سال بھر میں تریپن جانیں لیتی ہیں۔

12 بارہ سنگھے

یہ ہرنوں ہی کی ایک قسم ہوتے ہیں مگر یہ دنیا کے سرد علاقوں جیسے قطب شمالی، شمالی یورپ کے پہاڑی سلسلے، سائبیریا اور شمالی امریکہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ مسیحیوں کے تہوار کرسمس کے ایک روایتی کردار ''سانتا کلاز'' کے رتھ میں بھی ایک بارہ سنگھا جتا ہوا دکھایا جاتا ہے۔ اس کا ذکر ساڑھے تین ہزار سال پرانے ادب میں بھی ملتا ہے۔ یہ سال بھر میں ساٹھ افراد کو ابدی نیند سلا دیتے ہیں۔

11 افریقی جنگلی بھینسا

یہ زیادہ تر جنوب مشرقی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے سر پر بڑے بڑے خم دار سینگ ہوتے ہیں جو اس کی دہشت میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس کا شمار بہت خطرناک جانوروں میں ہوتا ہے۔ اس کا گھریلو مویشیوں سے کوئی نسلی تعلق نہیں ہے۔ خونخوار جانوروں میں سے ان کا شکار کرنے کی طاقت صرف شیروں اور مگرمچھوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات ان کی بے پناہ طاقت کے سامنے ان شکاریوں کی بھی ایک نہیں چلتی بلکہ بعض دفعہ تو الٹا لینے کے دینے بھی پڑ جاتے ہیں۔ یہ ریوڑ کی صورت میں رہتے ہیں۔ ان کی اونچائی ساڑھے تین سے ساڑھے پانچ فٹ اور لمبائی ساڑھے پانچ سے گیارہ فٹ تک ہوتی ہے اور وزن ساڑھے تین سو سے ایک ہزار کلوگرام تک ہوسکتا ہے۔ یہ کالے یا گہرے کتھئی رنگ کے ہوتے ہیں جبکہ ان کی مادہ کے رنگ میں ہلکی سی سرخی پائی جاتی ہے۔ ایک جوان جنگلی بھینسے کے دونوں سینگوں کی نوکوں کا درمیانی فاصلہ ایک میٹر تک ہوتا ہے۔ یہ ایک سال میں دو سو افراد کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے۔

10 شیر

شیر جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق بلی کے خاندان سے ہے۔ زمین پر ان کے ارتقا آٹھ سے دس لاکھ سال قبل ہوا۔ ان کی اوسط عمر دس سے چودہ سال ہوتی ہے اور وزن ڈھائی سے تین سو کلوگرام تک ہوسکتا ہے۔ کمزور، بوڑھا یا زخمی ہوجانے پر اکثر یہ آدم خور بھی بن جاتا ہے۔ یہ سالانہ ڈھائی سو انسانوں کو چیر پھاڑ دیتا ہے۔

8-9۔ ہاتھی اور دریائی گھوڑے

ہاتھی، زمین پر دودھ پلانے والے جانداروں میں سب سے عظیم الجثہ جانور ہے۔ (وہیل مچھلی بھی دودھ پلانے والا جاندار ہے اور وہ حجم میں ہاتھی سے کئی گنا بڑی بھی ہوسکتی ہے، مگر وہ آبی جاندار ہے) ہاتھی کی تین اہم اقسام ہیں۔ ان میں ''افریقی بش ایلیفینٹ''، افریقن فاسٹ ایلیفینٹ'' اور ''ایشین ایلیفینٹ'' شامل ہیں۔ یہ افریقہ، جنوبی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی لمبی سونڈ وہ شناخت ہے جو اسے دوسرے جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس سونڈ سے یہ کئی کام لیتا ہے۔ اس کی خوراک مختلف نباتات ہیں۔ ان کی اوسط عمر ستر سال تک ہوتی ہے۔ ماضی میں انہیں جنگوں میں بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ ان کے دانتوں سے ہتھیار، زیور اور دیگر بہت سی آرائشی چیزیں بھی بنتی ہیں۔ دریائی گھوڑا اپنی دنیا میں مست رہنے والا جانور ہے۔ بظاہر ست نظر آنے والے اس جانور کے مزاج کے خلاف جب کوئی چیز ہوجائے تو پھر غصے میں اس کا جارحانہ ردعمل دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کا شمار بھی دودھ دینے والے بڑے جانداروں میں ہوتا ہے۔ دریائی گھوڑے زمین پر تقریباً ساٹھ ملین سال سے موجود ہیں۔ ان کا وزن اوسطاً تیرہ سو سے لے کر پندرہ سو کلوگرام تک ہوتا ہے۔ اپنے بھاری بھرکم وجود کے باوجود یہ محدود فاصلے تک تیس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ سکتا ہے۔

جاری۔۔۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

بلال احمد وگے اور محمد اسحاق چوپان کی جانب سے دائر مشترکہ ضمانت درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے اسے خارج کردیا۔ تینوں ملزمان این آئی اے کیس نمبر RC-03/2022/NIA/JMU میں مختلف دفعات کے تحت مقدمے کا سامنا کررہے ہیں۔ ان کے خلاف تعزیرات ہند، غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق قانون یو اے پی اے اور آرمز ایکٹ کی مختلف دفعات عائد کی گئی ہیں۔ یہ مقدمہ اپریل 2022 میں جموں کے سنجوان علاقے میں پی ڈی پی دفتر کے قریب پیش آنے والے دہشت گرد حملے سے متعلق ہے۔ حملے کے دوران سی آئی ایس ایف کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر ایس پی پٹیل ہلاک ہوئے تھے، جبکہ متعدد سیکورٹی اہلکار زخمی ہوئے تھے۔ حملے کے بعد شروع کیے گئے آپریشن کے دوران دو پاکستانی دہشت گرد بھی مارے گئے تھے۔ این آئی اے کی جانب سے پیش کیے گئے کیس کے مطابق تینوں ملزمان پر الزام ہے کہ انہوں نے مبینہ طور پر دراندازی کرکے آنے والے دہشت گردوں کو وصول کرنے، انہیں ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقل کرنے اور پناہ فراہم کرنے میں مختلف کردار ادا کیے۔ استغاثہ کے مطابق یہ تمام سرگرمیاں مبینہ طور پر دہشت گردانہ سازش کا حصہ تھیں۔ دوسری جانب ملزمان کے وکیل نے عدالت کے سامنے موقف اختیار کیا کہ تینوں افراد تین سال سے زائد عرصے سے جیل میں قید ہیں اور مقدمے کی کارروائی مکمل ہونے میں تاخیر ہورہی ہے۔ دفاع کی جانب سے استدعا کی گئی کہ ملزمان کو مقدمے کے میرٹ کے ساتھ ساتھ طویل عرصے سے جاری حراست اور ٹرائل میں تاخیر کی بنیاد پر ضمانت دی جائے۔ تاہم این آئی اے نے ضمانت کی درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے مقدمے کی سنگینی، عائد الزامات کی نوعیت اور مبینہ دہشت گردانہ سازش کا حوالہ دیا۔ استغاثہ نے عدالت سے کہا کہ کیس کے حالات اور ریکارڈ پر موجود مواد کو دیکھتے ہوئے ملزمان کو اس مرحلے پر ضمانت نہیں دی جانی چاہیے۔ عدالت نے اپنے حکم میں مشاہدہ کیا کہ مقدمے کے ریکارڈ پر موجود مواد اس مرحلے پر ملزمان کے خلاف الزامات کو بادی النظر میں درست تصور کرنے کے لیے کافی ہے۔ عدالت نے ٹرائل میں تاخیر سے متعلق دفاع کے موقف کو بھی قبول نہیں کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ مقدمے کی کارروائی میں ہونے والی تاخیر استغاثہ کی جانب سے پیدا کردہ نہیں ہے، لہٰذا ٹرائل کورٹ کے سامنے یہ تاخیر ضمانت دینے کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ خصوصی عدالت نے مزید کہا کہ مبینہ جرائم کی نوعیت اور سنگینی کے ساتھ ساتھ ریاست کے وسیع تر مفاد کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے تینوں ملزمان کی مشترکہ ضمانت درخواست مسترد کردی۔

102

ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے مختلف سرکاری محکموں اور اداروں میں منتخب ہونے والے 51 ہزار سے زائد نوجوانوں کو تقرری نامے بھی تقسیم کیے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت نے مختلف ممالک کے ساتھ 40 آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں اور یہ معاہدے ملک کے نوجوانوں کے لیے امکانات کے نئے دروازے کھول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تجارتی معاہدے کاروباری افراد کے لیے نئی شراکت داریوں کی راہ ہموار کرتے ہیں، نئی منڈیوں تک رسائی فراہم کرتے ہیں اور نوجوانوں کے لیے کیریئر کے نئے امکانات پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی نوجوانوں کی صلاحیتوں اور ہنر نے پوری دنیا کا اعتماد حاصل کیا ہے اور عالمی برادری کو بھارتی اختراع کاروں، کاروباری افراد اور ملک کی نوجوان طاقت سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ برکس سربراہی اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کی کوشش ہے کہ برکس تعاون صرف حکومتوں تک محدود نہ رہے بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات اس میں فعال شراکت دار بنیں۔ انہوں نے کہا کہ کاروباری افراد، کسان، خواتین اور نوجوان سبھی کو اس شراکت داری کا حصہ بننا چاہیے۔ وزیر اعظم نے ملک کے اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم کو نوجوانوں کی صلاحیتوں اور توانائی کی عکاسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارت اس وقت دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اسٹارٹ اپس کی ترقی اب صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رہی بلکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے شہروں تک بھی اس کا دائرہ وسیع ہو چکا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے بتایا کہ ملک میں تسلیم شدہ اسٹارٹ اپس میں تقریباً نصف ٹائر-2 اور ٹائر-3 شہروں میں قائم ہیں۔ ان کے مطابق یہ رجحان اس بات کی عکاسی کرتا ہے

103

مطابق روڈ مارچ کے دوران نیو پلاٹ، کورٹ روڈ اور شہر کے دیگر اہم علاقوں میں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ افسران نے مختلف مقامات پر پولیس کی تعیناتی، نگرانی اور عوامی تحفظ سے متعلق انتظامات کا جائزہ لیا۔ پولیس کے مطابق روڈ مارچ کا بنیادی مقصد ہائی الرٹ اور چوکس نگرانی کو برقرار رکھنا، عوامی سلامتی کو مضبوط بنانا اور کسی بھی ابھرتی ہوئی صورتحال پر فوری ردعمل کو یقینی بنانا تھا۔ اس موقع پر پولیس اہلکاروں کو اپنی ذمہ داریاں پوری مستعدی اور پیشہ ورانہ انداز میں انجام دینے کی ہدایت دی گئی۔ دریں اثنا ضلع سانبہ کے مرکزی ریلوے اسٹیشن پر سیکورٹی اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک جامع فرضی مشق بھی منعقد کی گئی۔ پولیس نے یہ مشق گورنمنٹ ریلوے پولیس سانبہ، دیگر متعلقہ سیکورٹی ایجنسیوں، ایمرجنسی رسپانس ٹیموں اور مختلف متعلقہ محکموں کے اشتراک سے انجام دی۔ پولیس ترجمان کے مطابق ریلوے اسٹیشن ایک اہم اور حساس تنصیب ہے، اس لیے فرضی مشق کا مقصد مختلف اداروں کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت، باہمی تال میل اور فوری ردعمل کی تیاریوں کا جائزہ لینا تھا۔ مشق میں پولیس اور جی آر پی کے سینئر اور فیلڈ سطح کے افسران کے علاوہ مختلف سیکورٹی ایجنسیوں کے اہلکاروں اور متعدد متعلقہ محکموں کی ایمرجنسی رسپانس ٹیموں نے فعال شرکت کی۔ فرضی مشق کے آغاز سے قبل تمام شریک اہلکاروں کو آپریشنل رابطہ کاری، حفاظتی طریقہ کار اور ان کی مخصوص ذمہ داریوں کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اہلکاروں کو ہنگامی صورتحال میں مختلف اداروں کے درمیان مؤثر رابطے اور بروقت کارروائی کے طریقہ کار سے بھی آگاہ کیا گیا۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ ڈی بریفنگ کا مقصد ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے بہترین طریقہ کار کو مزید مضبوط کرنا، اداروں کے درمیان رابطہ کاری کو بہتر بنانا اور مستقبل میں کسی بھی غیر متوقع صورتحال کے دوران زیادہ مؤثر اور بروقت ردعمل کو یقینی بنانا تھا۔

104

سے بالاتر ہوکر برداشت، مساوات اور باطنی تبدیلی کا پیغام دیتی ہیں۔ مرکز ان کے فلسفے کو محققین، فنکاروں اور روحانی متلاشیوں تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع کے ذریعے عالمی سطح پر اجاگر کرے گا۔

105

اور آزاد ارکان کی کوئی قرارداد بحث کے لیے منتخب نہیں ہوئی۔ منتخب قراردادوں میں ڈیلی ویجرز اور دیگر عارضی ملازمین کی مستقلی، بے گھر خاندانوں کو پانچ مرلہ اراضی کی فراہمی، روزگار پالیسی، آبی وسائل کے تحفظ و بحالی، ماسٹر پلان، لواب۔ باندی پورہ ٹنل وسڑک کی تعمیر میں تیزی اور جموں شہر میں پارکنگ سہولیات جیسے اہم معاملات شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق خزاں اجلاس کے لیے ہر رکن اسمبلی کو دو نجی ارکان کی قراردادیں پیش کرنے کا حق حاصل تھا۔ اسمبلی سیکریٹریٹ کو مقررہ مدت تک تقریباً 70 قراردادیں موصول ہوئی تھیں۔ ان میں سے بعض قراردادیں اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے نامنظور کردی گئیں، جبکہ باقی قراردادیں قرعہ اندازی کے مرحلے میں سات منتخب قراردادوں کے علاوہ فہرست میں جگہ نہ بنا سکیں۔ جموں وکشمیر اسمبلی کا خزاں اجلاس 21 ستمبر سے شروع ہوگا اور تقریباً 10 روزہ اجلاس کے دوران سات نشستیں ہوں گی۔ نجی ارکان کی قراردادوں پر بحث کے لیے صرف 25 ستمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے، جس کے باعث اس روز منتخب سات قراردادوں پر ایوان میں غور کیا جائے گا۔ بحث کے لیے منتخب قراردادوں میں اودھم پور سے بی جے پی رکن اسمبلی پون کمار گپتا کی قرارداد بھی شامل ہے۔ نیشنل کانفرنس کے رکن اسمبلی اور سابق وزیر میر سیف اللہ کی قرارداد بھی ایوان میں بحث کے لیے منتخب ہوئی ہے۔ قرارداد میں جموں و کشمیر کے لیے ایسی جامع روزگار پالیسی وضع کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ قرارداد میں سرکاری محکموں اور پبلک سیکٹر اداروں میں خالی اسامیوں پر شفاف، وقت مقررہ اور میرٹ پرمبنی بھرتی کے عمل کو تیز کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ قرارداد میں حکومت سے اس سلسلے میں بغیر تاخیر جامع پالیسی مرتب کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ نیشنل کانفرنس کے رکن اسمبلی قیصر جمشید لون کی قرارداد میں لولاب۔ باندی پورہ ٹنل اور سڑک کی تعمیر کے کام میں تیزی لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرارداد کے ذریعے حکومت سے اس منصوبے کو جلد مکمل کرنے کے لیے تعمیراتی کاموں کو تیز کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ کانگریس کے رکن اسمبلی نظام الدین بٹ کی قرارداد ساتویں نمبر پر درج ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ 2027-28 کو جموں وکشمیر میں آبی وسائل کی بازیابی اور بحالی کا سال قرار دیا جائے۔ اس طرح آئندہ اسمبلی اجلاس میں نجی ارکان کی قراردادوں کے لیے مختص دن کے دوران ملازمین کی مستقلی، بے روزگاری، بے گھر خاندانوں کے لیے اراضی، بنیادی ڈھانچے، آبی وسائل، شہری منصوبہ بندی اور پارکنگ جیسے مختلف عوامی امور زیر بحث آنے کا امکان ہے۔ منتخب سات قراردادوں میں مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ارکان کی تجاویز شامل ہیں، جبکہ دیگر پیش کردہ قراردادیں اس مرحلے پر بحث کے لیے فہرست میں شامل نہیں ہوسکیں۔

106

بین الریاستی کونسل سے متعلق 1990 کے حکم میں کی گئی ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کردہ ترمیم کے مطابق، سابقہ شق میں ضروری تبدیلیاں کرتے ہوئے ان یونین ٹیریٹریز کے لیے الگ دفعات شامل کی گئی ہیں جن میں قانون ساز اسمبلی موجود ہے۔ بین الریاستی کونسل کا قیام 1990 کے حکم کے تحت عمل میں آیا تھا۔ کونسل کی تشکیل میں وزیر اعظم، تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ، مخصوص یونین ٹیریٹریز کے نمائندے اور کابینہ درجے کے چھ مرکزی وزرا شامل ہوتے ہیں۔ ترمیم کے ذریعے اب ایسی صورت حال کے لیے واضح انتظام کیا گیا ہے جب اسمبلی رکھنے والی کسی یونین ٹیریٹری میں صدر راج نافذ ہو۔ ترمیم کے مطابق، اگر جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ، 2019 کی دفعہ 73 کے تحت جموں وکشمیر یونین ٹیریٹری سے متعلق صدر کی جانب سے جاری کردہ حکم نافذ العمل ہوتو جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر کو بین الریاستی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ وزارت داخلہ کے مطابق جموں وکشمیر 31 اکتوبر 2019 کو جموں وکشمیر اور لداخ کے دو الگ یونین ٹیریٹریز میں تقسیم ہوا، جبکہ جموں وکشمیر کو قانون ساز اسمبلی رکھنے والی یونین ٹیریٹری کا درجہ حاصل ہے۔ نئی شقوں کے تحت اگر گورنمنٹ آف یونین ٹیریٹریز ایکٹ، 1963 کی دفعہ 51 کے تحت پڈوچیری سے متعلق حکم نافذ ہوتو پڈوچیری کے لیفٹننٹ گورنر کو کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ اسی طرح دہلی کے قومی دارالحکومت خطے کے لیے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر آئین کے دفعہ 293B کے تحت حکم نافذ العمل ہوتو دہلی کے لیفٹننٹ گورنر کو بین الریاستی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ نئی ترمیم کے ذریعے اس انتظام کو اسمبلی رکھنے والی تین یونین ٹیریٹریز تک بھی واضح طور پر وسعت دی گئی ہے، تاکہ صدر راج کی صورت میں ان علاقوں کی انتظامی نمائندگی کونسل کے اجلاس میں موجود رہے۔ حکومت کی جانب سے کی گئی حالیہ ترمیم کا بنیادی مقصد صدر راج کی صورت میں اسمبلی رکھنے والی یونین ٹیریٹریز کے لیے بین الریاستی کونسل کے اجلاسوں میں نمائندگی سے متعلق قانونی و انتظامی طریقہ کار کو واضح کرنا ہے۔

107

نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ”اللہ کے فضل سے پہلگام ایک بار پھر جگمگا رہا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ روٹری انٹرنیشنل کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے گالف ٹورنامنٹ میں ملک کے مختلف حصوں کے علاوہ نیپال، دبئی اور بیرون ملک سے بھی شرکاء پہنچے ہیں، جو خطے میں سیاحتی سرگرمیوں کی بحالی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹورنامنٹ میں شرکت کے لیے آنے والے مہمان پہلگام کی خوبصورتی اور یہاں کے لوگوں کی مہمان نوازی سے انتہائی متاثر ہوئے ہیں۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ سیاحوں کی جانب سے پہلگام اور یہاں کے لوگوں کے بارے میں مثبت ردعمل حوصلہ افزا ہے

108

بی جے پی ارکان اسمبلی کا اجلاس اتوار کو منعقد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے مختلف علاقوں کا دورہ کرکے عوام اور مختلف طبقات سے حکومت اور دیگر امور سے متعلق مسائل کے بارے میں رائے حاصل کی گئی ہے، جنہیں اسمبلی اجلاس کے دوران اٹھایا جائے گا۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ بی جے پی عوام کو درپیش مسائل کو ایوان میں اجاگر کرے گی۔ ان کے مطابق پارٹی حکومت سے جموں وکشمیر کے عوام سے کیے گئے وعدوں پر جواب طلب کرے گی۔ دوسری جانب کانگریس نے بھی اتوار کو سرینگر میں واقع پارٹی ہیڈ کوارٹر پر لیجسلیچر پارٹی کا اجلاس طلب کیا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور چیف وہپ نظام الدین بھٹ نے بتایا کہ پارٹی کے ارکان اسمبلی اتوار کو شام 5 بجے اجلاس میں شرکت کریں گے

109

دو پاکستانی پرچم برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی پولیس اسٹیشن پونچھ کی ایک ٹیم نے فرانزک سائنس لیبارٹری کی ٹیم اور نائب تحصیلدار کی موجودگی میں انجام دی۔ پولیس کے مطابق تلاشی کارروائی پونچھ کی مین مارکیٹ میں واقع ایک زیورات کی دکان پر کی گئی، جو دیویندر سنگھ ولد نریندر سنگھ، ساکن محلہ کھوری نار، پونچھ کی ملکیت بتائی گئی ہے۔ حکام کے مطابق تلاشی کے دوران دکان سے اے کے 47 کے پانچ کارتوس برآمد ہوئے۔ اس کے علاوہ 105 روپے مالیت کی پاکستانی کرنسی، 30 پاکستانی پوسٹرس اور دو پاکستانی پرچم بھی برآمد کیے گئے۔ پولیس نے بتایا کہ تلاشی کارروائی کے دوران برآمد ہونے والے تمام مواد کو قبضے میں لے لیا گیا ہے اور معاملے کی مزید قانونی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ فرانزک سائنس لیبارٹری کی ٹیم کی موجودگی کا مقصد برآمد شدہ مواد کا سائنسی اور فرانزک جائزہ لینا بھی بتایا گیا ہے شدہ مواد کا سائنسی اور فرانزک جائزہ لینا بھی بتایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں متعلقہ قانونی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور برآمدگی کے حوالے سے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ تحقیقاتی ایجنسی اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کرے گی کہ دکان سے برآمد ہونے والا اسلحہ سے متعلق مواد، پاکستانی کرنسی، پوسٹرز اور پرچم وہاں کیسے پہنچے اور ان کا استعمال یا تعلق کس مقصد سے تھا۔

110

2047 تک کے دور کو ”امرت کال“ قرار دیا ہے اور موجودہ دور واقعی ایک شاندار امرت کال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی موجودہ جی ڈی پی 4.015 ٹریلین امریکی ڈالر ہے، جو آئندہ دو دہائیوں میں بڑھ کر 38 ٹریلین ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ طلبہ کو زندگی میں بہادری اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے ڈوول نے بھگوان رام کی مثال پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ رشی وشوامتر نے راکشسوں کے خاتمے کے لیے رام کا انتخاب ان کی بہادری اور حوصلے کی وجہ سے کیا تھا۔ قومی سلامتی مشیر نے اپنے ابتدائی پیشہ ورانہ دور کا ایک واقعہ بھی طلبہ کے ساتھ شیئر کیا، جب وہ سکم میں تعینات تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس دوران ایک شیرپا سے انہیں زندگی میں کامیابی کے حوالے سے تین اہم اصول سیکھنے کا موقع ملا۔ ڈوول کے مطابق پہلا اصول یہ ہے کہ انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ نقشے پر اس وقت کہاں کھڑا ہے، دوسرا یہ کہ اسے یہ واضح طور پر معلوم ہو کہ اسے کہاں پہنچنا ہے، جبکہ تیسرا اصول یہ ہے کہ منزل تک پہنچنے اور وہاں سے واپس آنے کے لیے صحیح راستے کا علم ہونا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے مستقبل کے اہداف واضح رکھیں، اپنی سمت کا تعین کریں اور ان اہداف کے حصول کے لیے درست راستے کا انتخاب کریں۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلبہ کو گزشتہ ایک ہزار برس کی خوش نصیب ترین نسل قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ ایسے دور میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں غیر معمولی مواقع اور تیز رفتار تکنیکی ترقی نے دنیا کو تبدیل کردیا ہے۔ ہندوستانی ٹیکنالوجی ادارہ روڑکی کی دو روزہ تقریب میں 2701 طلبہ کو اسناد دی گئیں۔ اپنے خطاب میں اجیت ڈوبھال نے کہا کہ موجودہ نسل کو وہ مواقع حاصل ہیں جن کا تصور گزشتہ نسلیں بھی نہیں کرسکتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ شاید طلبہ اس بات سے پوری طرح واقف نہ ہوں کہ گزشتہ ایک ہزار برس میں وہ ایسی نسل ہیں جو سب سے زیادہ مواقع کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ان سے پہلے کی نسلیں غلامی اور مختلف پابندیوں کے دور میں جدوجہد کرتی رہی ہیں

111

بھی پھیل رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کی مسلسل بڑھتی تعداد اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بھارت عالمی کمپنیوں کے لیے محض کم لاگت خدمات فراہم کرنے والا ملک نہیں رہا بلکہ ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، تحقیق اور عالمی کاروباری جدت کے اہم مراکز میں تبدیل ہورہا ہے۔

Government of JammuKashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER
MECHANICAL HOSPITAL DIVISION, SRINAGAR

)Erstwhile Mechanical HospitalCentral Heating Division Srinagar(
Contact No: 0194-2496089,Email Id: exen-mechospsgr@jk.gov.in.

Sub:-1.Providing Comprehensive Maintenance Contract (CMC(for One (01 (Year (12 Calendar Months(Of 20 Passenger (G+4 (OTIS Make Lift Installed At MRI Building, Opposite Staircase, Govt. Super specialty Hospital, Srinagar
2.Providing Comprehensive Maintenance Contract (CMC(for One (01 (Year (12 Calendar Months(Of (G+3 (26 Passenger Staircase OTIS Make Lift Installed At Govt. Super Specialty hospital, Srinagar
Ref.:1.This office NIT No: M&HDS/TS/2026-27/47/e-tendering, Dated.:12.08.2026.

EXTENSION

In view of No response,the critical dates of above subject work(s(tendered vide above referred e-NIT(s(are extended as follows.:

S.No	Description	Date and Time
1.	Last Date of Bid Submission	24.09.2026) 13:00hrs(
2.	Date of Bid Opening	24.09.2026) 15:00hrs(

All other Terms and Conditions of the NIT shall remain the same.
No: M&HDS/TS/3987-90 Date.:19-09-2026

Sd/-Executive Engineer,
M&HD, Srinagar

DIPK NO:5933/26

Government of Jammu & Kashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PW(R&B)Dept.
MECHANICAL DIVISION SOUTH KASHMIR

)NOTICE INVITING TENDERS(

e-NIT No:R&B/MDSK/16 of 2026-27 Dated:19/09/2026

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K UT e-tenders are invited in two-cover system (Technical and Financial(on Percentage basis from Registered Experienced firms/OEMs for the below-mentioned work:

S. No	Name of work	Cost of Tender Documents	Advertised cost	Earnest Money Deposit	Time of Completion	Tender Opening Authority	Position of Funds
01	Supply, Installation, Testing and Commissioning of Sprinkler irrigation system and Lawn mower for Sports Stadium at Anantnag	1100-/	29.51 Lacs Base cost= 25.01 lacs+ GST=04.50 lacs(	59,020=/	60 Days	Executive Engineer R&B Mechanical Division South Kashmir	Available with intending department

Position of AAA: Accord of Administrative Approval under District Capex Budget, 2026-27 ,Order No.:427-DDCA of 2026 ,Dated: 31-08-2026
Position of TS: Accorded by Executive Engineer, PW(R&B(Mechanical Division South Kashmir Department, Kashmir vide order no. EE/Mech/R&B/TS/06 of 2026-27 ,Dt:16/09/2026.
The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, bill of quantities (B.O.Q ,(set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per below schedule,

S. No	Particulars	Dated
1	Date of Issue of Tender Notice	19/09/2026
2	Period of Downloading of bidder Documents	From 19/09/2026) 13:00 hrs To 12/10/2026) 12:00 hrs(
3	Bid Submission Start Date	From 19/09/2026) 13:00 hrs(
4	Bid Submission End Date To	12/10/2026) 12:00 hrs(
5	Date and time of opening of technical bid	13/10/2026 at/after 12:00hrs in the office of Executive Engineer R&B Mechanical Division South Kashmir online
6	Date and time of opening of financial bid	To be notified after technical bid evaluation is completed. online
7	Tender document Fee Submission Between the start and end date of bid submission	Upload a Copy of Tender Fee to be deposited in Account No: 0470010200000099, IFSC: JAKA0LALANG, Account Name: M/S CENTRALIZED POOL(ACCOUNT PW R AND B ZONE SOUTH.
8	Earnest Money Deposit	Upload a copy of Earnest money deposit @2 %,amounting to Rs 59,020.-/of the to be estimated cost, deposited in Account No: 0470010200000099 ,IFSC: JAKA0LALANG, Account Name: M/S CENTRALIZED POOL ACCOUNT PW R AND B ZONE SOUTH. In case of unsuccessful bidder(s ,(a system enabled provision for automatic triggering of EMD refunds shall be implemented and in case of the successful bidder the Bid security amount shall upon completion of the bidding process be transferred from single Centralized Designated Pooling Bank Account to Performance Security Deposit Head on Authorization from HOD during the currency of contract agreement including defect liability period. In addition, the differential amount of performance security (Performance Security @5 (%shall be furnished by the Bidder in cash to the designated Authority. Failure to produce differential amount of Performance Security/Additional Performance Security shall render the L1 as non-responsive and case for debarring of the Contractor for a period of 01 Year be forwarded to Higher Authorities. EMD shall be valid for a period of 60 days after bid validity.

Note.:1 .The bidder must get registered on JKPWDOMS, as no payments shall be made unless the bill is processed on JKPWDOMS in view of circular issued by Finance Department of JK UT. No payment shall be released until and unless bill is processed through JKPWDOMS application and routed through JKPaySys. However, for those bidders who are not yet registered on JKPWDOMS shall submit and undertaking that JKPWDOMS registration will be done well on time before release of payment.
2 .In case of any technical clarifications, suggestions, and comments set forth in the tender documents, the tenderers shall address the Executive Engineer R&B Mechanical Division South Kashmir in writing at least six days before the last date fixed for submission of tenders. The queries/clarifications can be mailed to xenrnbmdsk@jk.gov.in

Sd/-Executive Engineer
R&B Mechanical Division South Kashmir

DIPK No:5916/26

IN THE COURT OF SUB-JUDGE/CHIEF JUDICIAL MAGISTRATE SRINAGAR

(PUBLICATION NOTICE REQUIRING OBJECTIONS FROM GENERAL PUBLIC)
CNR No:JKSG020053772026
FILING No.: 7267/2026
Date Of Filing: 15-09-2026
In the case of:
Younis Ahmad Shah
S/o: Late Mohd Yasin Shah
R/o 546, Iqbal Colony, Sonawar Bagh, Srinagar
U.T of Jammu & Kashmir-190004
....Plaintiff/Applicant
V/s
1. Mrs Haleema Shah
W/o Late Mohd Shah
R/o 546, Iqbal Coloy, Sonwar Bagh, Srinagar
U.T of Jammu & Kashmir-190004
2. Zahid Ahmad Shah
S/o Late Mohd Shah
R/o 546, Iqbal Coloy, Sonwar Bagh, Srinagar
U.T of Jammu & Kashmir-190004
3. Regional Transport Officer (RTO), Srinagar
Bemina, Srinagar, U.T of Jammu & Kashmir
....Defendants/Non-Applicants
PUBLICATION NOTICE
WHEREAS, a suit for declaration, permanent prohibitory injunction and mandatory Injunction has been filed before this court by plaintiff wherein plaintiff is seeking transfer of Vehicle bearing Registration No. JK01T-7983 (Toyota Innova 2.5) from the name of its deceased owner Late Mohd Yasin Shah who was the registered owner of this vehicle to the name of the plaintiff on the ground that plaintiff is the son and legal heir of the said deceased Late Mohd Yasin Shah.
Publication is hereby made that any person having any objection(s) to the above titled suit may appear before this court (or before me) to file objections within 15 days of this publication and no objection shall be entertained beyond the stipulated time.
Dated: 18-09-2026
Sd/
Sub-Judge/Chief Judicial Magistrate
Srinagar

Seal of the Court
(Touseef Ahmad Magray)
Sub-Judge/Chief Judicial Magistrate
Srinagar

ارتقاء کے باعث اضافی دانت نے شہد کی مکھیوں کو گوشت خور بنا دیا

کوسٹاریکا میں شہد کی مکھیوں نے گوشت کھانا شروع کر دیا ہے اور ارتقا کی راہ پر ایک دانت بھی اگا لیا ہے

ریور سائیڈ، امریکہ: ایک گمنام سی شہد کی مکھی کے متعلق غیر معمولی انکشاف ہوا ہے کہ بہت تھوڑے عرصے میں اس نے ارتقائی عمل سے اضافی دانت حاصل کرلیا ہے اور یوں گوشت خور بن چکی ہے۔ اس مردار خور مکھی میں خاص نظام ہاضمہ بھی پیدا ہو چکا ہے جس سے یہ گوشت کو ہضم کرسکتی ہے۔ عموماً شہد مکھیاں گوشت نہیں کھاتیں اور یہ مکھی ہر قسم کیڈ تک سے پاک ہے۔ لیکن شاید منطقہ حارہ کے ایک ملک کوسٹاریکا کی اس مکھی نے اپنی صلاحیت اس لیے پیدا کی ہے کہ وہاں پھولوں کے رس پر پہلے ہی مکھیوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ جامعہ کیلیفورنیا ریور سائیڈ کے ماہر حشرات ڈوگ یانیگا کہتے ہیں کہ ان کی معلومات کی تحت یہ دنیا کی واحد شہد کی مکھی ہے جس نے خود کو بہت حد تک تبدیل کیا ہے اور یہ تبدیلی ان کی غذائی عادت کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ شہد کی مکھیاں، بڑی مکھیاں (بمبل بی) اور دیگر بے ڈنک مکھیوں کی آنتوں میں پانچ اقسام کے بیکٹیریا یا خردنامئے (مائیکروبس) پائے جاتے ہیں۔ لیکن انسان کا یہ حال ہے کہ اس میں لاتعداد اقسام کے بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں جو ہر کھانے پر بدل جاتے ہیں۔ ایک اور خاتون ماہر جیسیکا ماکرو کے مطابق گزشتہ کروڑ برس سے مکھیوں نے اپنے معدے کے بیکٹیریا نہیں بدلے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں ماہرین نے تبدیل شدہ مکھی اور دیگر مکھیوں کے نظام ہاضمہ کا بغور جائزہ لیا اور اس کے لیے کوسٹاریکا کا سفر کیا۔ وہاں جاکر انہوں نے مرغیوں کا کچا گوشت لگایا اور اطراف میں پیٹرولیم جیلی کا چھڑکاؤ کیا تاکہ چیونٹیاں قریب نہ پھٹکیں۔ کچھ دیر میں گدھ مکھیاں امنڈ آئیں اور گوشت کھانے لگیں۔ اس سے قبل وہ اگلی ٹانگوں سے پھولوں کے زردانے چنتی ہیں لیکن اب وہ اس سے گوشت جمع کر رہی تھیں۔ اگلے مرحلے میں بے ڈنک تین طرح کی مکھیوں کو دیکھا گیا، اول گوشت خور، دوم پھولوں پر پلنے والی اور سوم گوشت اور پھول دونوں کو پسند کرنے والی مکھیوں کو دیکھا گیا۔ ان سب کی آنتوں اور معدے میں تیزابیت والے بیکٹیریا دیکھے گئے جو مردار خور جانور مثلاً لگڑ بگھوں میں موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح مکھی کے پیٹ میں کارنو بیکٹیریم بھی ملا جو گوشت ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ شہد کی مکھیاں کبھی بھی گوشت یا مردار نہیں کھاتیں لیکن یہ پہلی مرتبہ دیکھا گیا ہے۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ارتقائی سفر میں ان کے اندر ایک اضافی دانت پیدا ہوا ہے جس سے وہ گوشت کے ذرے پھولوں کے زردانے کی طرح جمع کرتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ یہ مکھیاں اپنے چھتے میں شہد بھی بنا رہی ہیں جس کی غذائیت اور مٹھاس میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت ہضم کرنے والے بیکٹیریا طرح طرح زہریلے مرکبات خارج کرتے ہیں اور اس شہد کا مکمل کیمیائی تجزیہ ہونا ضروری ہے۔ سائنسداں یہ عمل دیکھ کر ششدر ہیں کیونکہ یہ ایک انوکھا واقعہ ہے جو سائنس کے علم میں آیا ہے۔ اس لیے مزید تحقیق کا متقاضی بھی ہے۔

ایک وقت میں ڈرون، اڑن طشتری اور ہوائی ٹیکسی

زے وا کمپنی کے مطابق عمودی ٹیک آف اور لینڈنگ کا ایک نیا ڈرون بنایا گیا ہے جس پر اسکیل ڈاؤن آزمائش جاری ہے

نیو یارک: اس میں ایک شخص بیٹھ سکتا ہے، یہ دم پر کھڑا ہو جاتا ہے، سیدھا اڑتا اور بیٹھتا ہے، اس کی شکل اڑن طشتری جیسی ہے اور یہ ڈرون بھی ہے۔ جس طرح سپرمین سیدھا اڑتا اور اترتا ہے۔ اگرچہ گزشتہ پانچ چھ برس

سے انسان بردار ڈرون کے دلچسپ ڈیزائن سامنے آتے رہے ہیں لیکن زیوا نامی کمپنی نے یہ عجیب و غریب ڈیزائن تجویز کیا ہے اور اصل جسامت کے آٹھویں حصے کے برابر ایک پروٹو ٹائپ پر تجربات بھی جاری ہیں۔ اسے اسکائی ڈوک کا نام دیا گیا ہے۔ اسے کاربن فائبر سے بنایا گیا ہے اور ڈیزائنر اڑن طشتریوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کی طشتری نما پلیٹ کا اصل قطر 8 فٹ اور وزن 317 کلوگرام ہوگا۔ اس کے درمیان میں ایک انسان کے کھڑے ہونے کے جگہ بنائی گئی ہے اور اوپر کی جانب شفاف شیشہ ہے جس سے سوار باہر دیکھ سکتا ہے۔ اگلی جانب پنکھڑی نما پروپیلر لگے ہیں جبکہ پروپلشن سسٹم آگے اور پیچھے کی جانب لگائے گئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں 20 کلوواٹ آور تجارتی ماڈل میں 25 کلوواٹ آور کی بیٹری نصب کی جائے گی۔ تاہم پورے نظام کو محفوظ بنانے کے لیے خصوصی حفاظتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ زمین سے اٹھنے میں اسے صرف 20 سیکنڈ لگتے ہیں اور یہ عمل اسے ورٹیکل اینڈ ٹیک آف لینڈنگ (وی ٹی او ایل) طرز کی سواری بناتی ہے۔ بیٹھنے والا اپنا پیٹ اور سینہ آگے کی جانب جھکاتا ہے جسے اڑن طشتری نما سواری تھوڑی جھک جاتی ہے۔ اس کے بعد پروپلشن اور دیگر نظام ایسے آگے کی جانب اٹھاتے ہیں۔ ڈیزائن کے مطابق یہ مشین ایک وقت میں 80 کلومیٹر کا سفر طے کرسکتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 257 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑسکتی ہے۔

رولس رائس نے دنیا کا سب سے تیز رفتار 'بجلی بھرا طیارہ' بنالیا

رولس رائس کمپنی نے دنیا کا تیز رفتار ترین برقی طیارہ بنانے کا اعلان کی ہے

برلن: رولس رائس کمپنی نے مکمل طور پر برقی طیارہ بنایا ہے جو دنیا کا تیز رفتار ترین ہوائی جہاز بھی ہے۔ 'اسپرٹ آف انوویشن' نامی یہ طیارہ 623 کلومیٹر فی گھنٹہ کی برق رفتار سے پرواز کرسکتا ہے۔ کمپنی کے مطابق اس طیارے نے گزشتہ ہفتے تین نئے عالمی ریکارڈ بنائے ہیں۔ 16 نومبر کو رولس رائس کے برقی طیارے نے 555 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار حاصل کی جو تین کلومیٹر تک برقرار رہی اور یوں 213 کلومیٹر فی گھنٹے کا پرانا ریکارڈ بحال ہوگیا۔ پھر 15 کلومیٹر کے فاصلے تک اس نے 532 کلومیٹر فی گھنٹے کا ہدف بھی عبور کیا۔ تیسرا ریکارڈ بلندی کا تھا جس پر وہ 3000 میٹر کی بلندی پر گیا اور 202 سیکنڈ تک وہاں موجود رہا۔ لیکن ان میں سب سے حیرت انگیز ریکارڈ تیز ترین برقی طیارے کا ہے۔ اس میں 400 کلوواٹ برقی پاورٹرین پروپلشن سسٹم نصب ہے جسے فضائی صنعت کی سب سے طاقتور بیٹری قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ نصف فنڈنگ برطانوی حکومت اور ایئروا سپیس ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ نے فراہم کی ہے۔ اس کا سارا ڈیٹا بین الاقوامی فضائی تنظیموں کو فراہم کیا جائے گا۔ کمپنی کے مطابق ایک ماہ سے کم مدت میں اسپرٹ آف انوویشن طیارے نے دو پروازیں کی ہیں۔ کمپنی کے مطابق یہ ایک ماحول دوست طیارہ ہے جسے آب و ہوا کی تبدیلی پر منعقدہ کانفرنس کے موقع پر آزمایا گیا ہے۔ رولس رائس کے سی ای او وارن ایسٹ کے مطابق ماحول سے کاربن ختم کرنے کے ضمن میں یہ ایک غیر معمولی قدم ہے۔ رولس رائس کے مطابق وہ 2030 تک مزید برقی کاریں اور طیارے بنائیں گی۔

یہ عمارتیں ہزار ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کریں گی!

''اربن سیکوئیا'' نامی یہ منصوبہ ہزاروں افراد کو رہائش فراہم کرنے کے علاوہ 1,000 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی جذب کرے گا

کیلیفورنیا: ایک امریکی کمپنی نے ایسی ماحول دوست عمارتوں کا ڈیزائن پیش کیا ہے جو ہوا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرکے فضائی آلودگی کم کریں گی۔ ''اسکڈمور، اوونگ اینڈ میرل'' (ایس او ایم) نامی تعمیراتی ادارے نے اپنے اس منصوبے کو ''اربن سیکوئیا'' کا نام دیا ہے۔ سیکوئیا دراصل کیلیفورنیا میں ریڈ ووڈ قسم کے ایک بہت بڑے درخت کا نام ہے جس کی مناسبت سے اس منصوبے کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ یہ وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی اونچی اونچی عمارتوں کا منصوبہ ہے جنہیں ایک خاص انداز میں، اس طرح تعمیر کیا جائے گا کہ وہ لوگوں کو رہائش فراہم کرنے کے علاوہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے والے ٹاوروں کا کام بھی کریں گی۔ ایسی ہر عمارت میں ویسے تو ہر منزل پر پودے رکھے جائیں گے لیکن ساتھ ہی ساتھ چند منزلوں کے بعد ایک منزل چھوٹی جسامت والے درختوں کیلیے وقف ہوگی۔ علاوہ ازیں ہر دو منزلوں کے درمیان خاص جگہ رکھی جائیں گی جس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب ہوکر فلٹریشن سسٹم سے گزرے گی اور خاص پائپوں سے ہوتی ہوئی درختوں اور پودوں والے حصے تک پہنچا دی جائے گی۔ ''ایس او ایم'' کے مطابق، یہ منصوبہ ہزاروں افراد کو رہائش فراہم کرنے کے علاوہ پورے سال میں 1,000 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی جذب کرسکے گا۔ یہ لگ بھگ اتنی ہی کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے کہ جتنی 48,500 درخت مجموعی طور پر ایک سال میں جذب کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ دنیا میں 40 فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج تعمیراتی صنعتوں سے ہوتا ہے جسے کم کرنے کیلیے کئی طرح سے کوششیں جاری ہیں۔

ہم فالج سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

پاکستان میں ہر سال ساڑھے 3 لاکھ سے زائد لوگ فالج کے حملے کا شکار ہوتے ہیں

فالج دماغ میں خون کی نالی کی بندش یا رساؤ کے باعث ہوتا ہے جو ناکافی آکسیجن اور غذائیت کی فراہمی کا باعث بنتا ہے اور اس کا نتیجہ دماغی خلیوں کی خرابی یا تباہی ہے۔ یہ مخصوص دماغی افعال جیسا کہ اعضائی حرکات اور گفتار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض مریض اپنی نگہداشت کی اہلیت میں مزید کمی کا سامنا کر سکتے ہیں۔ فالج کی دو بنیادی اقسام ہوتی ہیں۔ اسکیمک فالج دماغ خلیے کی جانب خون کی گردش کی تحدید یا اچانک کمی کے باعث واقع ہوتی ہے اور یہ بہت عام ہے۔ یعنی 80 فیصد سے زائد فالج اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں، دیگر وجوہات میں سیریبل آرٹریز میں ایتھروسیلروسس اور جسم کے دیگر حصوں بالخصوص دل سے خون کے لوتھڑوں کا بننا جو کہ دماغ کی طرف کم اصراف کا باعث بنتا ہے۔ ہیموریجک فالج بیماریوں جیسا کہ بلند فشار خون کو تحلیل سیریبرل ویسکولر بیماری کے نتیجے میں دماغ کی خون کی نالی پھٹ جاتی ہے۔ فالج کی علامات اکثر افراد میں فالج سے قبل کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ فالج کی ظاہری شکل کا انحصار خون کی نالی کے مقام کے ساتھ ساتھ نقصان کے درجے پر منحصر ہوتا ہے۔ جب درج ذیل علامات ظاہر ہوں تو مریضوں کو فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔ 1۔ سن ہونے کی کیفیت، چہرے پر کسی عضو یا کوئی بدن کا حصے میں۔ 2۔ اعضائی اور بدنی کمزوری عام طور پر جسم کے ایک طرف ہو۔ 3۔ توازن کا اچانک چلے جانا۔ 4۔ غیر واضح گفتگو۔ تھوک گرنا، نگلنے میں دشواری، منہ کا ٹیڑھا پن۔ 5۔ بصری فیلڈ کی تحدید، نظر کی دھندلاہٹ، دہری بصارت 6۔ غنودگی، کوما۔ 7۔ دیگر مثلاً اچانک مسلسل شدید سر درد مسلسل چکر آنا۔ ٹرانزینٹ اسکیمک اٹیک (ٹی آئی۔اے) فوکل برین، ریڑھ کی ہڈی یا ریٹینل اسکیمیا کے باعث ہونے والے نیورولاجک ڈس فنکشن کا ایک عارضی واقعہ ہوتا ہے جو کہ عموماً 24 گھنٹوں سے کم وقت کے لیے قائم رہتا ہے۔ ایک مریض کو ٹی آئی اے ایک بار یا زائد مرتبہ ہوسکتا ہے۔ یہ ایک اشارہ بھی ہوسکتا ہے کہ اصل فالج کا حملہ ہونے والا ہے۔ ایک قسم کے فالج میں خون کی شریان پھٹ جانا، دوسرا دماغ کی خون کی شریانوں میں کسی رکاوٹ کا آجانا، دل میں خرابی، دل کے والو میں خرابی، گردن کی شریانوں میں چربی کا جم جانا، فالج کی کچھ علامات جو ایک ہفتہ پہلے نظر آجاتی ہیں، فالج ایسا مرض ہے جس کے دوران دماغ کو نقصان پہنچتا ہے اور جسم کا کوئی حصہ مفلوج ہو جاتا ہے اور مناسب علاج بروقت مل جائے تو اس کے اثرات کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے تاہم اکثر لوگ اس جان لیوا مرض کی علامات کو دیگر طبی مسائل سمجھ لیتے ہیں اور علاج میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ فالج درحقیقت ہارٹ اٹیک کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں دل کی جگہ دماغ نشانہ بنتا ہے۔ فالج کی دو اقسام ہوتی ہیں ایک میں خون کی رگیں بلاک ہو جانے کے نتیجے میں دماغ کو خون کی فراہمی میں کمی ہوتی ہے دوسری قسم ایسی ہوتی ہے جس میں کسی خون کی شریان سے دماغ میں خون خارج ہونے لگتا ہے۔ ان دونوں قسم کے فالج کی علامات یکساں ہوتی ہیں۔ ہر فرد کے لیے ان سے واقفیت ضروری ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ فالج کی یہ انتہائی نشانیاں مختلف شکلوں میں اصل دورے سے ایک ہفتہ پہلے سامنے آنے لگتی ہیں۔ جسم کے ایک حصے کا سن ہو جانا یا چلنا ناممکن ہو جانا، بولنے سے قاصر ہو جانا یا باتوں کو سمجھ نہ پانا۔ بہت زیادہ ذہنی الجھن ایک جانب سے چہرہ ڈھلک جانا اور مسکرانے کے قابل بھی نہ رہنا۔ شدید سر درد اور قے، ایک یا دونوں آنکھوں سے دیکھنے میں مشکل کا سامنا، چلنے میں مشکلات کا سامنا، کچھ نگلنا مشکل ہو جانا، جسمانی توازن برقرار رکھنے میں مشکل، جسمانی توازن میں کمی کے باعث چلتے ہوئے لڑکھڑانا، شدید کمزوری، لاغری، ان علامات کا احساس ہوتے ہی اگر فوری طور پر طبی امداد کے لیے رجوع کیا جائے تو آپ اپنی یا اپنے گھر کے کسی فرد کی زندگی بچا سکتے ہیں۔ فالج کیوں ہوتا ہے اور اس سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ سیانوں نے کہا ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ حرکت کرتے رہنا یعنی ہلنا جلنا موومنٹ کرنا زندگی کی علاماتوں میں سے ایک علامت ہے اگر کسی وجہ سے حرکت میں کمی واقع ہو جائے اور زیادہ تر بیٹھنا پڑے جامد ہو جانے اور تحرک اگر سکوت میں بدل جائے تو زندگی کا سکون بھی جا سکتا ہے ایک ایسی حالت جس میں عام طور پر ذہن تو مفلوج نہیں ہوتا مگر جسم کا کوئی ایک حصہ اچانک کام کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی صورت حال ہوتی ہے جس میں ہوش تو اکثر باقی رہتا ہے مگر جسم سے جوش اور ولولہ ختم ہو جاتا ہے لامحدود زندگی پر حدیں نافذ ہو جاتی ہیں۔ خود پر سے، اپنے جسم، اپنے بدن سے اختیار ختم ہو جاتا ہے، جیتی جاگتی زندگی فقط کپکپاہٹ اور تھرتھراہٹ تک محدود ہوسکتی ہے اور اکثر اپنے لیے اپنی بنیادی ضروریات کے لیے اپنی روزمرہ حاجات کے لیے بھی دوسروں کا محتاج ہونا پڑ جاتا ہے۔ فالج کی وجہ سے جسم کے یا جسم کے کسی حصے کے مفلوج ہو جانے کی، معذور ہو جانے کی، ساکت ہو جانے کی، جامد ہو جانے کی، ایسی کیفیت کو اس بیماری کو اس مرض کو انگریزی میں سٹروک کہتے ہیں۔ فالج ایسا مرض ہے جس کے دوران دماغ کو نقصان ہوتا ہے اور جسم کا کوئی حصہ مفلوج ہو جاتا ہے اور مناسب علاج بروقت نہ ملنے کی صورت میں یہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اس جان لیوا مرض کی علامات کو دیگر طبی مسائل سمجھ لیتے ہیں اور علاج میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال ساڑھے 3 لاکھ سے زائد لوگ فالج کے حملے کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں سے تقریباً 70 فیصد سے زیادہ لوگ فالج کی وجہ سے کسی بھی مستقل معذوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک اور اندازے کے مطابق پاکستان میں تقریباً دس لاکھ لوگ فالج کے باعث کسی نہ کسی حوالے سے معذوری کا شکار ہیں۔ اسی طرح 20 فیصد لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ فالج ایک اور حوالے سے بھی ایک منفرد اور پیچیدہ بیماری ہے۔ ایک طرف تو خود مریض کے لیے تکلیف کا باعث ہوتی ہے دوسری طرف مریض کی دیکھ بھال اور نگہداشت کا طویل اور صبر آزما مرحلہ بھی گھر والوں کو درپیش ہوتا ہے۔ فالج کیا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جسم کی حرکت، ہمارے بولنے، ہماری زبان، ہمارے ہوش، ہمارے سوچنے سمجھنے کو ہمارا برین یعنی ہمارا دماغ کنٹرول کرتا ہے۔ جس طرح کسی بھی گاڑی کو پٹرول یا فیول کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح ہمارے دماغ کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے خون کے ذریعے سے ملتی ہے۔ اب اگر کسی وجہ سے دماغ کو اس خون کی فراہمی متاثر ہو جائے، اس میں رکاوٹ پیدا ہو جائے یا اس میں کمی ہو جائے تو دماغ کے کچھ خلیات مر جاتے ہیں اور ان خلیات کی موت کے نتیجے میں فالج کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ہمارے دماغ کے ان خلیات کو نقصان ہو جو ہماری زبان، ہماری بول چال کو قابو میں رکھتے ہیں تو فالج کی وجہ سے ہم بول نہیں سکتے۔ اسی طرح اگر دماغ کا وہ حصہ متاثر ہوتا ہے جو ہماری جسمانی حرکت کو کنٹرول کرتا ہے تو ہم جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں۔ معذور ہو جاتے ہیں سو اس طرح اس فالج کے دورے کے بعد ہر گزرتے منٹ میں دماغ 19 لاکھ خلیات سے محروم ہو جاتا ہے اور ایک گھنٹے تک علاج کی سہولت نہ ملنے سے دماغی عمر میں ساڑھے تین سال کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جتنی تاخیر ہوگی علاج میں اتنی زیادہ بولنے میں مشکلات، یادداشت سے محرومی جیسے مسائل کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ فالج سے پہلے اور فالج کے دوران بلڈ پریشر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور کوئی چیز کھانا پینا یا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کون کون سے فالج زیادہ خطرناک ہیں؟ وہ لوگ جن کا جسمانی وزن نارمل سے زیادہ ہو یا جو تمباکو نوشی یا الکحل استعمال کرتے ہوں، ہائی بلڈ پریشر ہوں، ذیابیطس کے مریض ہوں، مستقل ذہنی دباؤ یا ڈپریشن کے شکار ہوں، ایسے افراد میں فالج کا خطرہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ ایسے افراد پر فالج حملہ کرے تو اس کے نتیجے میں موت کا امکان 55 فیصد تک بڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اپنی غذا میں نمک کا زیادہ استعمال کرنے والے لوگ اور وہ لوگ جن کی عمر 50 سال سے زائد ہو یا وہ لوگ جن کی دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی ہو، ایک کنڈیشن جسے ایٹریل فبریلیشن کہتے ہیں موجود ہو، سب فالج کے حملے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اس طرح مرغن غذاؤں کے شوقین موٹے ہوتے ہیں، بیٹھے رہتے ہیں اور کسی قسم کی ورزش نہیں کرتے ان میں بھی فالج کا حملہ ہونے کے خدشات ہوتے ہیں۔ ہم کیسے فالج کے حملے کو روک سکتے ہیں؟ 1۔ اپنے بلڈ پریشر پر چوبیس گھنٹے قابو رکھیں۔ 2۔ روزانہ ورزش کریں۔ 3۔ اپنی غذا میں چربی اور ٹرانس فیٹ میں کمی لانا فالج کے رسک کو کم کرتا ہے۔ میٹھی چیزوں اور چکنائی کا استعمال کم کریں، تمباکو نوشی کو ختم کریں۔ پھلوں کا استعمال، سبزیوں، مچھلی، بغیر چربی والا گوشت اور اجناس پر مبنی متوازن غذا کھائیں۔ زیادہ سیب کھائیں۔ ٹماٹر کا استعمال بڑھا دیں۔ نمک کا استعمال کم کردیں۔ فالج کے علاج کے لیے سب سے بہترین بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھیں، صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ فالج کی ہومیو پیتھک ادویات، (1)۔ ایکونائیٹ NafAconite ہر قسم کے فالج میں ابتدا میں استعمال کریں، خشک سردی لگنے سے فالج۔ (2)۔ رسٹاکس Rhutox پانی سے بھیگ جانے سے ہونے والا فالج پسینے کی حالت میں گرم سے سرد ہو جانے کے بعد فالج، بخار میں ہوا لگنے کی وجہ سے فالج۔ (3)۔ کاسٹیکم Casticum یہ دوا اکیلے فالج کیلیے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حلق کا فالج، زبان کا فالج، مثانے کا فالج۔ (4)۔ جیلسیمیم Gelsemium بچوں کے فالج، مریض سست اور غنودگی۔ (5)۔ پلمبم Plumbum اگر فالج کے ساتھ ساتھ عضو سوکھتا چلا جائے تو ایسے فالج کی سب سے بڑی دوا اس میں شدید قبض ہوتا ہے۔

امیزون واریئرز نے نائٹ رائیڈرز کو ہرا کر ڈبلیو سی پی ایل خطاب جیت لیا

نئی دہلی (ایم این ایجنسی) نیشن کی ناٹ آؤٹ ۳۹/ اور کپتان کلوٹرائن کی ۳۲/ رنوں کی عمدہ اننگز کی بدولت گیانا ایمیزون واریئرز نے ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز کو ۲/ وکٹوں سے شکست دے کر پہلی بار ویمنز کریبین پریمیئر لیگ (ڈبلیو سی پی ایل) کا خطاب جیت لیا۔ ایمیزون واریئرز کو ۱۳۶/ رنوں کا ہدف ملا تھا، لیکن ایک وقت اس کی حالت ۷/ وکٹ پر ۱۱۱/ رن تھی۔ نیشن نے ۲۱/ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۳۹/ رن بنا کر میچ کا رخ بدل دیا اور ۳/ گیندیں باقی رہتے ہوئے ٹیم کو چیمپئن بنا دیا۔ انہوں نے ۴/ چھکے لگائے، جن میں آخری چھکا بھی شامل تھا، جس سے میچ کا اختتام ہوا۔ انہیں پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ایمیزون واریئرز نے ابتدائی مرحلے میں مسلسل وکٹیں گنوائیں۔ شکھا پانڈے نے پہلے ہی اوور میں ایبونی برتھویٹ کو آؤٹ کیا جبکہ بریانا ہیری چرن، کرشمہ رام ہیرک اور کپتان ڈی اینڈرا ڈوٹن نے بھی وکٹیں حاصل کیں۔ دسویں اوور کے اختتام تک ایمیزون واریئرز کا اسکور ۵/ وکٹ پر ۵۵/ رن تھا۔ ۱۳/ ویں اوور میں پانڈے نے شیمین کیمبل کو بھی آؤٹ کر دیا، جس کے بعد اسکور ۹/ وکٹ پر ۷۱/ رن ہوگیا۔ اس کے بعد ٹرائن اور نیشن نے ساتویں وکٹ کیلئے صرف ۲۳/ گیندوں پر ۴۰/ رنوں کی شراکت کر کے ٹیم کو مقابلے میں واپس لایا۔ ٹرائن نے ۱۸/ گیندوں پر ۳۲/ رن بنائے، تاہم لارا ہیریس نے انہیں آؤٹ کر دیا۔ بعد میں شمینیا گرمنڈ نے نیشن کا ساتھ دیتے ہوئے ۱۰/ رن بنائے اور نیشن نے شاندار اختتام کرتے ہوئے ٹیم کو فتح دلا دی۔ اس سے قبل ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز نے ۹/ وکٹ پر ۱۳۵/ رن بنائے۔ سشمتا ورما نے ۳۴/ گیندوں پر ۳۹/ رن بنائے جبکہ ماریزانے کیپ نے ۱۰/ گیندوں پر ۲۵/ اور شکھا پانڈے نے ۱۷/ گیندوں پر ۲۷/ رن بنائے۔ اسماعیل نے ۱۸/ رن دے کر ۲/ وکٹیں حاصل کیں۔ نائٹ رائیڈرز کی ۲/ کھلاڑی رن آؤٹ بھی ہوئیں۔

فٹنس مسائل کے سبب شبھ من کو بہترین ٹیم نہ مل پانا بدقسمتی

نئی دہلی (ایم این ایس) ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے کہا ہے کہ حالیہ عرصے میں کھلاڑیوں کی فٹنس ایک بڑا مسئلہ بن کر ابھری ہے اور ٹیسٹ و ون ڈے کپتان شبھ من گل کو بہترین ٹیم نہ مل پانا بدقسمتی ہے، خاص طور پر جب اگلا ون ڈے ورلڈ کپ صرف ایک سال دور ہے۔ گمبھیر نے کہا کہ ہاردک پانڈیا ابھی مکمل طور پر ۱۰/ اوور گیند بازی کیلئے فٹ نہیں ہیں اور آئی پی ایل کے بعد انہوں نے زیادہ کرکٹ نہیں کھیلی۔ انہوں نے کہا کہ ہاردک کی واپسی ٹیم کے لئے اہم ہوگی، تاہم انہیں فوری طور پر بین الاقوامی کرکٹ میں لانا مناسب نہیں ہوگا، اسی لئے انہیں انڈیا اے کے میچوں کے ذریعے واپسی کا موقع دیا جا رہا ہے۔ جسپریت بمراہ نے بھی حالیہ عرصے میں فٹنس مسائل کا سامنا کیا، تاہم افغانستان کے خلاف ٹی ۲۰/ سیریز میں کامیاب واپسی کی۔ گمبھیر نے کہا کہ ورلڈ کپ سے ایک سال قبل بہترین کھلاڑیوں کی عدم دستیابی مثالی صورت حال نہیں ہے اور اس سے ٹیم کی مستقل مزاجی متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایشین گیمز کے لئے ہندوستان کی مضبوط ٹیم منتخب کی گئی ہے، جس کے باعث کچھ کھلاڑی ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز نہیں کھیل سکیں گے۔ تاہم تمن دھیر اور عاقب نبی جیسے نوجوانوں کو اپنی صلاحیت ثابت کرنے کا موقع ملے گا اور کھلاڑیوں کا پول جتنا بڑا ہوگا، ٹیم کیلئے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ نتیش کمار ریڈی کے ایشین گیمز سے دستبردار ہونے پر گمبھیر نے کہا کہ انہیں ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز میں شامل کرنا اچھا فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۲۷ء کے ون ڈے ورلڈ کپ میں تیز گیند بازی کرنے والے آل راؤنڈرز اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ نتیش اور ہاردک کو ایک ساتھ کھلانے کا امکان ہو سکتا ہے، لیکن کھلاڑیوں کی فٹنس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

ڈیوس کپ: جنوبی کوریا نے دونوں سنگلز جیت لئے، ہندوستان کو مشکلات کا سامنا

نئی دہلی (ایم این ایس) انسول میں جمعہ کے روز ڈیوڈ کپ ۲۰۲۶ء کوالیفائر کے دوسرے دور کے مقابلے میں جنوبی کوریا کے خلاف ہندوستان کا پہلا دن دوصفر سے پیچھے رہنے کے ساتھ ختم ہوا، جہاں دکشنیشور سریش اور سمیت ناگل دونوں ہی اپنے سنگلز میچ ہار گئے۔ دنیا کے ۳۶۷/ ویں نمبر کے کھلاڑی دکشنیشور سریش، ۱۵۷/ ویں رینکنگ والے کوون سون-وو سے ۲/ گھنٹے ۵/ منٹ میں ۳-۶، ۶-۳، ۴-۶/ سے ہار گئے۔ اس کے بعد، ہندوستان کے ٹاپ رینک والے سنگلز ٹینس کھلاڑی سمیت ناگل (دنیا کے ۲۴۷/ ویں نمبر کے کھلاڑی) دوسرے سنگلز مقابلے میں سابق آسٹریلین اوپن سیمی فائنلسٹ چنگ ہیون سے ۲-۶، ۶-۴، ۷-۵/ سے ہار گئے۔ سریش نے دوسرے گیم میں کوون سون-وو کی سروس توڑی اور ۳-صفر کی برتری حاصل کر لی۔ اس کے بعد ہندوستانی کھلاڑی نے اپنی سروس برقرار رکھتے ہوئے پہلا سیٹ جیت لیا۔ دوسرا سیٹ سروس کے حساب سے چل رہا تھا، لیکن چھٹے گیم میں کوون سون-وو نے سریش کی سروس توڑ کر ۲-۴/ کی برتری حاصل کر لی۔ اس کے بعد جنوبی کوریائی کھلاڑی نے سیٹ جیت لیا اور میچ کو فیصلہ کن سیٹ (ڈیسائیڈر) تک پہنچا دیا۔ فیصلہ کن سیٹ میں بھی اسکور ۲-۲/ کی برابری پر تھا، لیکن پانچویں گیم میں کوون سون-وو نے اہم بریک حاصل کیا اور پہلا مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ دوسرے سنگلز مقابلے میں سابق آسٹریلین اوپن سیمی فائنلسٹ چنگ ہیون سے سمیت ناگل ہار گئے۔ سمیت ناگل نے شاندار شروعات کی اور ۴-صفر کی برتری حاصل کرنے کے بعد پہلا سیٹ جیت لیا۔ دوسرا سیٹ ۴-۴/ کی برابری پر چل رہا تھا، لیکن نویں گیم میں چنگ ہیون نے ناگل کی سروس توڑی اور اپنی سروس برقرار رکھتے ہوئے میچ کو فیصلہ کن سیٹ تک پہنچا دیا۔ چنگ ہیون نے آخری سیٹ میں ۴-ایک کی برتری حاصل کر لی تھی، لیکن ناگل نے واپسی کرتے ہوئے اسکور ۴-۴/ سے برابر کیا اور ۵-۵/ کے اسکور پر مقابلے میں بنے رہے۔ جنوبی کوریائی کھلاڑی نے اپنی سروس بچا کر ۵-۶/ کی برتری حاصل کی اور پھر ۱۲/ ویں گیم میں ناگل کی سروس توڑ کر شاندار واپسی کی۔ دوصفر سے پیچھے چل رہی ہندوستانی ٹیم کو ڈیوس کپ کے فائنل-۸/ میں جگہ بنانے کے لئے دوسرے اور آخری دن کے تینوں میچ جیتنے ہوں گے۔

شہزادی ڈائنا کے اَن سنے راز پر نئی دستاویزی سیریز میں 5/ گھنٹے کی ریکارڈنگز

نئی دہلی (ایم این ایس) برطانیہ کی آنجہانی شہزادی ڈائنا کی زندگی، شاہی خاندان اور ان کے ذاتی تجربات پر مبنی ۳/ حصوں کی ایک نئی دستاویزی سیریز میں ان کی تقریباً ۵/ گھنٹے کی ایسی آڈیو ریکارڈنگز شامل کی جائیں گی جو اب تک بڑی حد تک عوام کی سماعت سے دور رہی ہیں۔ ''ڈائنا اَن ہرڈ'' نامی اس سیریز میں ڈائنا کو اپنی زندگی کے اہم واقعات اپنی ہی آواز میں بیان کرتے سنا جائے گا۔ عالمی سطح پر اس سیریز کے حقوق فلکس رائٹس نے حاصل کر لیے ہیں اور اسے اگلے ماہ فرانس کے شہر کانز میں ہونے والی میپ کام نمائش میں بین الاقوامی خریداروں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یہ ریکارڈنگز دراصل ۱۹۹۱ء میں ڈائنا اور ان کے قریبی دوست ڈاکٹر جیمز کولتھرسٹ کے درمیان ہونے والی خفیہ گفتگو پر مشتمل ہیں۔ انہی گفتگوؤں نے صحافی اینڈریو مورٹن کی مشہور کتاب **Diana: Her True Story** کی بنیاد فراہم کی تھی۔ نئی سیریز کے لیے پروڈیوسروں نے مورٹن اور کولتھرسٹ دونوں کے تعاون سے ان ریکارڈنگز کے مکمل ذخیرے تک رسائی حاصل کی ہے، اور دونوں اس دستاویزی سیریز میں بھی شامل ہیں۔ پروڈکشن ٹیم کے مطابق ان ریکارڈنگز کا ایک بڑا حصہ گزشتہ ۳/ دہائیوں میں عوام نے کبھی نہیں سنا۔ دستیاب معلومات کے مطابق تقریباً ایک گھنٹے سے بھی کم مواد پہلے مختلف دستاویزی پروگراموں میں سامنے آیا ہے۔

ہندوستان نے جاپان کو ہرا کر سیمی فائنل میں قدم رکھا

نئی دہلی (ایم این ایس) ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم نے سری چرنی کی شاندار گیند بازی اور شیفالی ورما کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت جمعہ کو ایشین گیمز کرکٹ مقابلے کے چوتھے کوارٹر فائنل میں جاپان کو ۹۰/ گیندیں باقی رہتے ۸/ وکٹ سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ جاپان کی ٹیم ۱۹.۵/ اوور میں ۵۷/ رنوں پر آل آؤٹ ہوگئی۔ جواب میں ہندوستان نے صرف ۵/ اوور میں ۲/ وکٹ پر ۵۹/ رن بنا کر میچ ۸/ وکٹ سے جیت لیا۔ اب سیمی فائنل میں ۲۰/ ستمبر کو ہندوستان کا مقابلہ بنگلہ دیش سے ہوگا جبکہ دوسرے سیمی فائنل میں اسی دن پاکستان اور سری لنکا کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ ہندوستانی ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ جاپان کی ٹیم ۱۹.۵/ اوور میں ۵۷/ رنوں پر سمٹ گئی تھی۔ ٹیم کو پہلا جھٹکا ساتویں اوور میں لگا۔ تاہم، اس کے بعد جیسے ہی پہلا وکٹ گرا، جاپان کی اننگز تاش کے پتوں کی طرح بکھر گئی۔ ہارونا ایواساکی ۱۰/ رن، ایاکا کاتو اسٹافورڈ ۲۷/ گیندوں میں ۲۵/ رن بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ انہوں نے اپنی اننگز میں ۲/ چوکے مارے۔ ان دونوں اوپنرز نے ہی ٹیم کے لئے سب سے زیادہ رن بنائے۔ اس کے بعد کپتان مائی یاناگیدا اپنا کھاتہ کھولے بغیر پویلین لوٹیں۔ وہیں، ایریکا اوڈا ۵/ رن، شاکو کاتو ۳/ رن، اکاری نشیمورا کاتو ۲/ رن، ہیناسی گوتو ایک رن بنا سکیں۔ اہلیہ چندیل اور ایریکا توگوچی کوئن اپنا کھاتہ کھولے بغیر آؤٹ ہوئیں۔ ہندوستان کے لئے شری چرنی نے ۱۰/ رن دے کر ۴/ وکٹیں حاصل کیں، وہیں شیفالی ورما کو ۲/ وکٹیں ملیں۔ شرینکا پیاٹل اور دیپتی شرما کو ایک ایک وکٹ ملا۔ ٹیم انڈیا کے انتظامیہ نے اس میچ میں تجربہ کیا تھا اور خراب فارم میں چل رہی کھلاڑیوں کو شروع میں بھیجا۔ تاہم یہ فیصلہ کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ شیفالی کے ساتھ اوپننگ کے لئے میدان پر اتری گنالن کمالینی اپنا کھاتہ نہیں کھول سکیں جبکہ تیسرے نمبر پر اتری بھارتی پھول مالی ۶/ رن بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ جاپان کی طرف سے ٹونوہا یاسوموتو اور ایاکا اسٹافورڈ نے ایک ایک وکٹ لیا۔ کپتان چامری اٹاپٹو (۹۳/ رن، ۳/ وکٹیں) اور کویشا دلہاری (ناٹ آؤٹ ۴۴/ رن، ۲/ وکٹیں) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی۔

دراوڑ اور سہواگ کی بدولت انڈیا انڈر-19/ ٹیم نے آسٹریلیا کو ہرا دیا

نئی دہلی (ایم این ایجنسی) وردھن چوہان (۵۴/ رن/ ۴/ وکٹیں)، انوے دراوڑ (۳۸) اور آریہ ویر سہواگ (۲۸) کی شاندار کارکردگی کی بدولت انڈین انڈر-۱۹/ ٹیم نے بارش سے متاثرہ پہلے یوتھ ون ڈے میچ میں آسٹریلیا انڈر-۱۹/ ٹیم کو ۷/ رنوں سے شکست دے دی۔ ۱۸۳/ رنوں کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری آسٹریلیا کے لئے نیل پٹیل اور ہیڈن بارہولاوک کی جوڑی نے پہلی وکٹ کیلئے ۵۸/ رن جوڑ کر اچھی شروعات کی۔ ساتویں اوور میں چوہان نے ہیڈن (۴۵) کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ اس کے بعد ۱۱/ ویں اوور میں چوہان نے نیل پٹیل (۳۰) کو بھی اپنا شکار بنالیا۔ جیڈ ہولک (۲۵) رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ کپتان جیک ساسنیک نے ۲۷/ گیندوں پر ۶/ چوکے اور ۳/ چھکے لگاتے ہوئے ۵۵/ رنوں کی جارحانہ اننگز کھیل کر اپنی ٹیم کو فتح دلانے کی کوشش کی۔ ۱۹/ ویں اوور کی پانچویں گیند پر چگورپتی وینکلا نے ساسنیک کو آؤٹ کر کے آسٹریلیا کی میچ جیتنے کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ آخری اوورز میں ہندوستانی گیند بازوں کی بہترین کارکردگی کے آگے آسٹریلیا کے بلے باز ۷/ وکٹوں پر ۱۷۵/ رن ہی بنا سکے اور ان کی ٹیم مقابلہ ۷/ رنوں سے ہار گئی۔ اس سے قبل آسٹریلیا کی انڈر-۱۹/ ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستانی ٹیم کے لیش وردھن چوہان نے ۳۴/ گیندوں پر ۵/ چوکے اور ۲/ چھکے لگاتے ہوئے ۵۴/ رنوں کی نصف سنچری اننگز کھیلی۔ انوے دراوڑ نے ۱۸/ گیندوں پر ۴/ چوکے اور ۳/ چھکے لگاتے ہوئے ۳۸/ رن بنائے۔ آریہ ویر سہواگ نے ۲۶/ گیندوں پر ۵/ چوکے لگاتے ہوئے ۲۸/ رن بنائے۔ انوے دراوڑ اور یش وردھن چوہان کے درمیان ۳۴/ گیندوں پر ۶۹/ رنوں کی شراکت داری ہوئی۔ وہیں کشاگر اوجھا (۱۶)، کپتان لکشے رائے چندانی (۱۵) اور ارجن راجپوت (۱۵) نے اہم تعاون دیا۔ بارش کی وجہ سے میچ کو ۲۰-۲۰/ اوور کا کر دیا گیا تھا۔ ہندوستانی ٹیم نے ۶/ وکٹوں پر ۱۸۲/ رنوں کا چیلنجنگ اسکور بنایا۔ آسٹریلیا کی جانب سے اسپینسر گرین اور ایلی برین کو ۲-۲/ وکٹیں ملیں۔

این ایف ایل: ہند رجب کا اسٹیکر لگانے پر 1941 ڈالر کا جرمانہ، کائری ارونگ جرمانہ ادا کرنے کیلئے تیار

نئی دہلی (ایم این ایس) ہیوسٹن ٹیکسنز کے لائن بیکر عزیز الشاعر پر بفیلو بلز کے خلاف اتوار کے میچ کے دوران اپنی آنکھوں کے نیچے لگائی جانے والی سیاہی (آئی بلیک) پر اسرائیلی حملوں میں بے رحمی سے شہید کی جانے والی ۶ سالہ فلسطینی بچی ہند رجب کا نام لکھنے پر نیشنل فٹبال لیگ (این ایف ایل) کی جانب سے ۱۱ ہزار ۹۴۱ ڈالر کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ لیگ نے جرمانے کی تصدیق کرتے ہوئے یونیفارم کے ان قواعد کا حوالہ دیا جو کھلاڑیوں کو لیگ کی پیشگی منظوری کے بغیر ذاتی پیغامات کی نمائش سے روکتے ہیں۔ اس تنازع کے بعد، ڈلاس ماویرکس کے باسکٹ بال اسٹار کائری ارونگ نے فوری طور پر سامنے آتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اعلان کیا کہ وہ الشاعر کی جانب سے یہ جرمانہ ادا کریں گے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب الشاعر کو اس طرح کے اقدام پر سزا کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ جنوری میں، پٹسبرگ اسٹیلرز کے خلاف ایک پلے آف گیم کے دوران، ان پر اپنی آئی بلیک پر ''نسل کشی بند کرو'' (Stop the Genocide) لکھنے پر اتنی ہی رقم کا جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ الشاعر فلسطینیوں سے وابستہ مقاصد کو اجاگر کرنے کیلئے پچھلے سیزنز میں این ایف ایل کے پروگرام ''مائی کاز، مائی کلیٹس'' (My Cause, My Cleats) کا استعمال کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ان کا پلیٹ فارم فلسطین میں خاندانوں کیلئے تھوڑی سی بھی امید لا سکتا ہے، تو وہ اسے اسی مقصد کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ کائری ارونگ بھی فلسطینیوں کے نمایاں عوامی حامی رہے ہیں۔ وہ فلسطینی بچوں کی صورتحال کے بارے میں اکثر پوسٹ کرتے رہتے ہیں اور جاری تنازع کے دوران غزہ میں شہید ہونے والے صحافیوں کے اعزاز میں ملبوسات پہنتے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ۵ سالہ فلسطینی بچی ہند رجب کو جنوری ۲۰۲۴ء میں اسرائیلی فوج نے اس وقت بڑی بے رحمی سے گولیاں برسا کر شہید کر دیا

پاکستانی کرکٹرز صرف سینٹرل کنٹریکٹس بچانے کیلئے ڈومیسٹک کرکٹ کھیل رہے ہیں: احمد شہزاد

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق اوپنر احمد شہزاد کا کہنا ہے کہ قومی ٹیم کے کئی اسٹار کرکٹرز اپنی مرضی سے نہیں بلکہ صرف سینٹرل کنٹریکٹس بچانے کے لیے ڈومیسٹک کرکٹ کھیل رہے ہیں۔ شاہین شاہ آفریدی، حارث رؤف، فخر زمان اور سلمان علی آغا سمیت کئی نمایاں کھلاڑی حالیہ پریذیڈنٹ ٹرافی میں فرسٹ کلاس کرکٹ کھیل رہے ہیں، جبکہ بابر اعظم بھی آئندہ راؤنڈ میں ٹورنامنٹ کا حصہ بننے والے ہیں۔ احمد شہزاد نے حال ہی میں نجی ٹی وی کے پروگرام میں اس حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کھلاڑیوں کی ڈومیسٹک کرکٹ میں واپسی انتخاب نہیں بلکہ سینٹرل کنٹریکٹس کا نتیجہ ہے۔ سابق کرکٹر نے کہا ہے کہ سینٹرل کنٹریکٹس میں کھلاڑیوں کے لیے مخصوص تعداد میں ڈومیسٹک میچز کھیلنا لازمی قرار دیا گیا ہے، بصورتِ دیگر وہ سینٹرل کنٹریکٹ کے اہل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ڈومیسٹک کرکٹ میں استعمال ہونے والی پچز پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر میچز میں غیر معمولی طور پر بڑی تعداد میں رنز بن رہے ہوں تو اس نظام کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ احمد شہزاد نے کہا کہ ہمیں ایسی پچز کی ضرورت ہے جہاں بالرز کو بھی مدد ملے تاکہ بلے باز اپنی تکنیکی خامیوں کو دور کر سکیں اور بین الاقوامی کرکٹ کے لیے زیادہ مؤثر انداز میں تیار ہوں۔ انہوں نے ماضی میں سیالکوٹ اور راولپنڈی کے بعض مقامات پر ملنے والی پچز کی مثال دیتے ہوئے۔

کرینہ کپور نے فلمی دنیا میں خاتون پولیس افسر کی 'مردانہ' شبیہ پر سوال قائم کیا

نئی دہلی (ایم این ایس) کرینہ کپور نے اپنی نئی فلم 'دائرہ' میں خاتون پولیس افسر کے کردار کے ذریعے بالی ووڈ میں رائج اس تصور پر سوال اٹھایا ہے جس میں مضبوط خاتون پولیس افسر کو عموماً سخت مزاج، مردانہ انداز رکھنے والی، بندوق اٹھانے اور ایکشن کرنے والی شخصیت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ فلم میں کرینہ نے ڈی سی پی اجونی کوہلی کا کردار ادا کیا ہے، جو اپنی نسوانیت برقرار رکھتے ہوئے ایک سخت اور فیصلہ کن پولیس افسر کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ دہلی میں فلم کی تشہیر کے دوران کرینہ سے خاتون پولیس افسر کی روایتی فلمی شبیہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم نے خاتون پولیس افسر کی ایک روایتی تصویر بنا رکھی ہے کہ وہ قدرے مردانہ انداز رکھتی ہے، ایک خاص طرح سے چلتی ہے، بندوق اٹھا کر ایکشن کرتی ہے۔ لیکن 'دائرہ' میں اس کے برعکس ایک ایسی خاتون پولیس افسر دکھائی گئی ہے جو نسوانی ہے، لپ اسٹک لگاتی ہے، مگر اس کے باوجود انتہائی سخت ہے۔'' کرینہ کے مطابق فلم کی حساس کہانی کو دیکھتے ہوئے ہدایت کار میگھنا گلزار ابتدا ہی سے چاہتی تھیں کہ مرکزی پولیس افسر ایک خاتون ہو، لیکن اس کردار کو محض طاقت کا مظاہرہ کرنے والی شخصیت نہ بنایا جائے۔ اجونی اپنے کام کو سنجیدگی سے انجام دیتی ہے، مگر ہر مسئلے کا جواب بندوق یا جسمانی طاقت سے نہیں دیتی۔ کرینہ نے کہا کہ اجونی ''سیدھی راہ پر چلتی ہے، لیکن بندوق اٹھا کر ایکشن کرنا اس کے کردار کا حصہ نہیں ہے۔'' اداکارہ نے یہ بھی بتایا کہ اجونی کو نبھانا ان کے لیے آسان نہیں تھا، کیونکہ فلم میں کردار کو مسلسل اخلاقی کشمکش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کے بقول حقیقی زندگی میں وہ معاملات کو سیاہ یا سفید زاویے سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہیں، جبکہ 'دائرہ' میں حالات زیادہ پیچیدہ اور ''سرمئی'' ہیں۔ 'دائرہ' میں پرتھوی راج سوکمارن نے بھی پولیس افسر کا کردار ادا کیا ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,